بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیضان نظر

قبلہ وکعبہ مرشدی وابی پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت فقیر محمد فاضل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نجم الھدای ثانی

المعروف

کتاب علم غیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ پیر محمد اعجاز الحسنین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نقشبندی قادری چشتی سہروردی قلندری

زیب: آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف (نزد ریلوے اسٹیشن شجاع آباد)۔فون: 397611

بسم الله الرحمن الرحيم

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

جملہ حقوق بحق مصنف کتاب محفوظ ہیں

نام کتاب..................نجم الہدیٰ ثانی المعروف کتاب علم غیب رسول

تصنیف..................حضرت علامہ پیر محمد اعجاز الحسنین صاحب

نظر ثانی..................حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پروف ریڈنگ..................حضرت علامہ مولانا سعید احمد نقشبندی جامعہ رضویہ فیصل آباد

زیر اہتمام..................فقیر محمد ارشد ہاشمی صاحب متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اشاعت اول..................جون 2003ء

تعداد اشاعت..................1100

قیمت..................40 روپے

معاونت..................فقیر محمد ارشد ہاشمی صاحب، قاری محمد یامین قادری نقشبندی صاحب

فقیر غلام سرور قادری راشدی

خصوصی تعاون.....عزت مآب جناب سیٹھ عطاالرحمان صاحب صدیق پلازہ اردو بازار لاہور

فون ۷۳۵۲۶۳۹ رہائش

انتساب

میں اپنی یہ حقیر کاوش اپنے والدین کریمین کے

نام منسوب کرتا ہوں جن کے روحانی اور جسمانی تربیت

کے اثر سے میں اس قابل ہوا کہ نجم الھدی ثانی المعروف

کتاب علم غیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قارئین کے سامنے پیش

کرسکا۔

اعجاز الحسنین

آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف شجاع آباد

فہرست

حصہ اول (آیات قرآنی سے استدلال)

حصہ دوم احادیث سے استدلال

تقریظ

جگر گوشہ غزالی زمان حضرت علامہ شیخ الحدیث وتفسیر سید محمد ارشد سعید کاظمی.

مہتمم جامعہ انوار العلوم ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ کتاب بعنوان "علم غیب" کو کئی مقامات سے دیکھا جسے نہایت ہی مفید و درست پایا حضرت صاجزادہ پیر اعجاز الحسنین صاحب نے اسمیں بڑی محنت وعرق ریزی فرمائی ہے اور بالکل سلف صالحین کے انداز کو لینے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے انہوں نے دو حصے کیئے ہیں اول حصہ میں انہوں نے آیات قرانیہ سے استدلال کیا ہے اور دوسرے حصے میں احادیث نبویہ سے استدلال کیا ہے اللہ تعالی اس کتاب کو نافع خلائق بنائے اور حضرت پیر صاحب مدظلہ کے لئے نجات اخروی کا سبب بنائے آمین

بجاہِ سیّد المرسلین محمد ﷺ

فقیر سید ارشد سعید کاظمی

۲۹ ذیقعد ۱۴۲۳ھ

تقریظ

استاذ الاساتذہ جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! اللہ تعالیٰ غیب وشہادت کا عالم ہے اور اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم بالذات ہے اور وہ اپنے علم کے لیے کسی کا محتاج نہیں اور مخلوق کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اس کے بتائے بغیر کوئی شخص ایک حرف نہیں جان سکتا ہے اور اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو بھی اپنے بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا اور جس قدر علم آپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمایا۔ اس قدر علم غیب مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں ہوا۔

اس موضوع پر علمائے اہلسنت نے سیر حاصل بحث کی اور اپنے موقف کو قرآن وسنت کے دلائل ظاہر سے ثابت کیا وللہ الحمد

محترم ومکرم صاحبزادہ پیر اعجاز الحسنین زیدہ مجدہ نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے قرآن وسنت کی واضح نصوص سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اپنے علوم غیبیہ میں سے بعض علوم کا علم عطا فرمایا اور یہ بعض علوم غیبیہ تمام مخلوق کے علم سے کہیں زیادہ ہیں حتی کہ آپ کو ما کان وما یکون (جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونا ہے) سب کا علم عطا فرمایا اگر کتاب کے شروع میں علم غیب سے متعلق اہل سنت کا موقف کا ذکر کر دیا جاتا تو زیادہ مناسب تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ والا شان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالہ نافعہ کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے امت مسلمہ کے لئے نفع بخش بنائے

آمین

بجاہ نبیہ الکریم علی التحیہ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ

تقریظ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا پیر محمد احمد یار شمسی طیبی

ناظم اعلیٰ جامعہ نقشبندیہ مجددیہ ناگرہ ٹاؤن سبزہ زار سکیم لاہور خلیفہ مجاز حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نَحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولِہ الکریم اما بعد

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولنا پیر اعجاز الحسنین صاحب زید مجدہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف شجاع آباد کتاب بعنوان علم غیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض مقامات سے مطالعہ کیا کتاب کو بہت ہی نمایاں پایا علم غیب کیلئے لاجواب پایا اور صوفیہ کرام کے مسلک کو اپنی کتاب میں قبلہ صاحبزادہ صاحب نے اچھی طرح بیان کیا ہے۔ بلکہ حضرت کرماں والے پیر کا ایک ملفوظ مجھے یاد آیا کرماں والا پیر فرماتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے پیارے آدم علیہ السلام کے سر پر کلھار رکھ دیا یہ دوست حضور ﷺ کے علم کلی سے کیوں بھاگتے ہیں حتیٰ کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو علم ماکان و ما یکون عطا فرمایا اللہ تعالیٰ قبلہ صاحبزادہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور کتاب بعنوان علم غیب رسول اکرم ﷺ کو عام وخاص میں مقبول عام فرمائے آمین۔

دعا گو

محمد احمد یار شمسی طیبی۔ ناظم اعلیٰ جامعہ نقشبندیہ مجددیہ

ناگرہ ٹاؤن وخلیفہ مجاز حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ)

تقریظ

حضرت مولانا پیر محمد ظفر اقبال قدوسی چشتی قادری سہروردی وقلندری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولنا سید المرسلین ﷺ کتاب بر موضوع علم غیب رسول ﷺ نہایت ہی مدلل ومفید ومرشد شافی کا مرتبہ رکھتی ہے جسے سیدو سندی ومرشدی صاحبزادہ پیر طریقت رہبر شریعت نے بہت محنت ومحققانہ انداز میں تحریر فرمائی ہے۔ حصہ اول میں دلائل قرآنیہ سے کتاب کو زینت بخشی ہے اور حصہ دوم میں دلائل احادیث نبویہ سے روحانی جلا بخشی ہے جو کہ علم غیب رسول اللہ ﷺ کی حفاظت فرمائی ہے اس سے بڑھکر کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع خلائق بنائے اور اہلسنت کو مستفید ہونے کی پوری قوت وتوفیق عطا فرمائے آمین۔

بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر حقیر محمد ظفر اقبال قدوسی چشتی صابری

قادری سہروردی وقلندری

یکم ذالحج سنہ ۱۴۲۳۔

تقریظ

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خادم آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف شجاع آباد

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین. وَالصَّلوٰۃ والسَّلامُ علیٰ سَیِّد المُرسَلِین وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصحابِہٖ وَاھلِ بَیتِہٖ وَاولِیاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلماءِ مِلَّتِہٖ. اجمَعِین. بِحَمدِاللّٰہ.

میں نے اس کتاب کی تصنیف شدہ عبارت کو ابتداء سے آخر تک بغور پڑھا جو کہ علم غیب کے موضوع پر قرآن اور احادیث کی روشنی میں مبین ثبوت اور واضح دلائل جید موجود ہیں بخاری شریف مسلم شریف ترمذی شریف تفسیر خازن وغیرہ سے اکثر دلائل اخذ کئے گئے ہیں عام فہم انسان جس کو تھوڑا سا علمی ادراک ہو وہ بھی سمجھ سکتا ہے قارئین وسامعین کے اذہان وقلوب کو اس قدر متاثر کرے گی جس قدر مصنف صاحب کی اپنی محنت اور اعلیٰ معیار علمی جذبات قلبی روحانی نورانی عشق رسولؐ میں ڈوبی ہوئی۔ زود اثر انگیز ہے ہزاروں سامعین وقارئین کے قلوب واذہان کو کیف و سرور اور سوز وگداز کی لازوال دولت سے مالا مال کر دے گی میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قارئین کے لئے نافع اور توشہ آخرت فرمائے آمین ارشدی مرشدی پیر طریقت رہبر علم شریعت حضرت علامہ صاحب زادہ محمد اعجاز الحسنین دامت فیوضھم کی عمر دراز فرمائے اور علم وعمل میں مزید اضافہ فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین ونصرت رب العالمین۔

طالب دعا

احقر العباد نذیر احمد عفی عنہ

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نظرِ اوّلین

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِین وَالصَّلٰوۃ والسَّلامُ علیٰ سَیِّدِ المُرسَلِینَ خاتَمِ النَّبِیِّنَ شفیعِ المذنِبین وعلیٰ آلِہِ الطَّاھِرِینَ وَاَصحَابِہِ الطَّاھِرِینِ وَانفَعْنَا بِاِتبَاعِہِ وَاِتبَاعِ اَولِیَائِہِ وَبِمُحَبَّتِہِ وَحُبِّھِم اَجمَعِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّحِمِینَ اَمَّابعدُ

ہر اہلِ ایمان کا عقیدہ ہے کہ ہر پوشیدگی کے کاشف مَا کَانَ وَمَا یَکُونُ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات وَمَا ھُوَ علی الغیب بِضَنِین ہے۔ یعنی رب تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد مبارک ہے کہ یہ نبی غیب کی خبریں بتانے میں بخیل نہیں ''التکویر'' لہٰذا آقا نامدار تاجدار عرب وعجم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے آفرینش سے لے کر نفحہ اولیٰ تک اس عالم کُن فَیَکُون میں وقوع پذیر ہونے والے ہر خیر وشر کے کلھم امور کا بنظر مَازَاغَ البَصَرُ وَطَغٰی کا مشاہدہ فرما کر حق سُبحانہ وتعالیٰ کے عطا کردہ غیبی خزانے سے بہت سی خبروں کی اطلاع صحابہ اکرامؓ کو فرما دی تھی۔ کیونکہ اس بات پر قرآن و احادیث پُر کتابوں کا انسائیکلو پیڈیا موجود ہے۔ اب بھی علم غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار مبنی حقیقت سے دغا ہے۔ اور حقیقت سے انکار ہے۔

اہل ایمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا علم ذاتی اور لامحدود ہے اور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عطائی لیکن مَا کَانَ وَمَا یَکُون اس علم کی حدیں ہیں کیونکہ کانَ ماضی کا صیغہ اس کی بھی حد ہے اور یکون مضارع کا صیغہ اس کی بھی حد

ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم کی کوئی حد نہیں یہ شان آقا نامدار محمد ﷺ کے علم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم الٰھی کے سمندر سے ایک قطرہ کے کروڑواں حصے کے برابر سمجھنا چاہیے۔اگر یہ عقیدہ ہے تو عین ایمان پر ہیں اگر اس سے بھٹک گئے ہیں تو گمراہ ہو گئے ہیں۔اب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب کی خبریں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین وغیرہ کو بتانے کی چند مثالیں آپکے سامنے قرطاس پر لاتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

1 حضور ﷺ کا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں فتح انطا کیہ کی ایک روز پہلے بشارت دینا اور روم کے بادشاہ فرطانوس اور اس کے لشکر سمیت کی ہرقل بادشاہ سے علیحدگی اور اسلام میں دخول کی خبر اس بات پر دال ہے کہ حضور ﷺ غیب کا حال جانتے ہیں۔اس واقع کی تفصیل کتاب (شہود الشاہد ﷺ کے صفحہ نمبر ۵۰ سے ۵۵ تک موجود ہے)

2 بصرہ کے حاکم روماس کی بیوی کو بصرہ فتح ہونے سے کچھ دن پہلے بصرہ عراق شام کے تمام علاقے عربوں کے ہاتھوں فتح ہونے کی خوشخبری دینا۔اور اسلام کی طرف دعوت دینا اور دو سورتیں تعلیم فرمانا حضور آقا ﷺ کی غیب جاننے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔پڑھئے شہود الشاہد ﷺ کا صفحہ نمبر ۵۹ پر تفصیل درج ہے۔

3 اسی کتاب شہود الشاہد کے صفحہ نمبر ۶۰ پر حوض شمس کے عنوان سے واقع پڑھئے جو حضور ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے واقعہ اختصارا یہ ہے کہ سلطان شمس الدین التمش جس سے حضور غوث العالمین حضرت بہاولدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ بھی بے حد محبت فرماتے تھے۔اس کو حوض بنانے کی تمنا تھی۔جسکا ذکر حضرت بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی کر رکھا تھا۔ایک رات خواب میں حضور ﷺ سے بادشاہ کی دلی

کیفیت دیکھ کر زیارت کروائی اور چشمہ کی نشاندہی فرمائی جس جگہ نشاندھی فرمائی وہاں پر پانی کا فوارہ ابھرا تھا۔ بادشاہ بیدار ہو کر حضرت بختیار کا کی کے ہاں آیا اور اس کو خواب کا سارا واقعہ سنایا پھر دونوں نے نشاندہی والی جگہ حوض تعمیر کروایا جو آج تک موجود ہے۔

نمبر 4 حضور سید الانبیاء محمد مصطفی ﷺ کا سلطان نور الدین زنگی شہید کو دو نصرانیوں کی حرکت شنیعہ کی خبر دینا بھی علم غیب پر دال۔ پڑھیے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب مدرج النبوت کے باب حیوۃ الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تفصیلی واقع درج ہے۔

5 شہود الشاہد ﷺ صفحہ ۱۲۴ پر موطا امام مالک باب ما اکرمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث لا کر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ترجمہ اور تشریح سے ثابت کیا کہ سید عالم ﷺ کو ہر اس شے کا علم حاصل تھا جو زمانہ سابق میں تھیں یا آئندہ وجود میں آئیں گی۔

6 حضور ﷺ نے فرمایا پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو عالم غائب کی ہر بات بتادوں گا (صحیح مسلم کتاب الفضائل، حضرت انس بن مالک سے مروی طویل حدیث)

7 سید المرسلین ﷺ کو زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں عطا ہوئیں پڑھیے صحیح بخاری کتاب المناقب اور صحیح مسلم شریف کتاب الفضائل میں عن عقبہ بن عامر والی حدیث

8 سرکار دو عالم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے شام کے ملک میں موتہ کے مقام پر لڑی جانے والی جنگ کا نقشہ بیان فرمایا۔ اسی جنگ میں زید بن حارثہ جعفر

بن ابو طالب اور عبداللہ بن رواحہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت کی خبر میدان جنگ سے وصول ہونے سے پیشتر بتائی پڑھیے بخاری شریف کتا المغازی میں حضرت انس سے مروی حدیث میں تفصیل)

9 کتاب دین مصطفیٰ صفحہ ۶۸ مصنف علامہ محمود احمد رضوی شارح بخاری نے ترمذی شریف کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک جہاد میں مسلمانوں کی طرف سے ایک آدمی مارا گیا۔ لوگوں نے کہا وہ شہید ہوا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ میں نے اس کو دوزخ میں دیکھا ہے۔ کیونکہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک عبا چرائی تھی۔

10 دین مصطفیٰ صفحہ نمبر ۶۸ پر علامہ صاحب نے مشکوہ شریف کے حوالہ سے ایمان افروز حضور ﷺ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ حضرت ورقہ بن نوفل کے متعلق حضرت ام المومنین خدیجہؓ نے پوچھا کہ حضور ﷺ ورقہ جنت میں گئے یا دوزخ میں انہوں نے تو آپ کی تصدیق کی تھی مگر آپ اظہار نبوت سے پہلے وفات پا گئے فرمایا کہ میں نے ان کو سفید کپڑے پہنے دیکھا ہے۔ اگر دوزخ میں ہوتے تو ان کے جسم پر لباس نہ ہوتا۔

حق کی باطل پر فتح

فقیر نے النظامیہ رسالہ فروری ۲۰۰۳ صفحہ نمبر ۴۴ پر مسلک حق اہلسنت و جماعت کی شاندار فتح کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا اسی عنوان سے جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ میں اشتہار بھی لگا وہ پڑھکر بھی ایمان تازہ ہوا کتاب بعنوان علم غیب رسول اکرم ﷺ کے قارئین کیلئے بھی اختصار اواقع رسالہ النظامیہ سے پیش

کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں ۲۰ جنوری سنہ ۲۰۰۳ بروز پیر عطاراں والا اور پنڈی بھٹیاں کے درمیان چھبیاں والا ہائی سکول میں اہلسنت وجماعت کے مناظر اسلام علامہ عبدالتواب صدیقی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور دیابنہ یعنی دیوبندیوں کے مولوی ابوغلام اللہ صادق کوہاٹی کے درمیان اس شرط پر مناظرہ ہوا کہ حضورﷺ کو مطلقاً علم غیب نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ شرائط بھی مولوی صادق کوہاٹی نے خود طے کیں اور مولوی صادق کوہاٹی کے ساتھ صدر مناظرہ کے علاوہ دس دیوبندی مولوی اور بھی تھے جبکہ مناظر ابن مناظر شیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالتواب صدیقی صدر مناظر سمیت دو آدمی تھے۔ علامہ صدیقی صاحب نے پہلی تقریر میں گیارہ آیات قرآنیہ پڑھ کر ان نصوص قطعیہ سے حضورﷺ کے لیئے علم غیب ثابت کیا۔ اب مولوی صادق کوہاٹی کو چاہیے تھا کہ وہ دلائل پر بحث کرتا اور تردید کرتا لیکن تذبذب ہو کر آیت کریمہ لا اعلم الغیب پڑھتا رہا اور صحیح بخاری شریف سے حدیث عائشہ پڑھتا رہا۔ آخر میں مولوی کوہاٹی **و علمک ما لم تکن تعلم** "پر بحث کرتے ہوئے کہا اصول فقہ کی مستند اور معتبر کتاب نور الانوار میں ہے کہ ما تعمیم کے لئے نہیں بلکہ خصوصیت کے لئے بھی آتا ہے۔ اور فوراً تفسیر مدارک کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حنفی مفسر نے کہا کہ حضورﷺ کو بعض علم غیب حاصل ہے۔ اب ہم حنفی مفسر کی مانیں یا مولانا لاہوری کی بات مانیں۔ یہ سب پروگرام ویڈیو کیسٹ پر بھی ریکارڈ ہوا۔ دوسری تقریر میں علامہ صدیقی صاحب نے اپنی گرجدار آواز سے سینوں کو مبارک باد دی اور فرمایا کہ ہم مناظرہ جیت گئے ہیں۔ دیوبندی ہار گئے۔ کیونکہ شرائط دیوبندی مناظر سے علم غیب کل کی رکھی تھی۔ اب انہوں نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ بعض علم غیب حضورﷺ کو ہے سب سے پہلے یہ

مناظرہ لکھ دیں کہ حضور کو بعض علم غیب کے بعد میں علم غیب کلی عطائی ثابت کرتا ہوں۔ صادق کو ہاٹی مولوی کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا۔ ان کے اپنے مولوی انہیں غصے سے دیکھ رہے تھے۔ دس مولویوں میں سے کوئی بھی دیابنہ علامہ صاحب کی مدلل تقریر کا جواب نہ دے سکا اس طرح انہیں شکست فاش ہوئی۔ بعد میں کئی دیوبندیوں نے اپنے عقائدہ باطلہ سے توبہ کی اور اہلسنت و جماعت کا مسلک اختیار کیا۔

کتاب بعنون علم غیب رسول اکرم ﷺ بھی اہل باطلہ کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ جل شانہ کیل ثابت ہوگا اس کے مصنف میرے پیر و مرشد غوث وقت حضرت قبلہ فقیر محمد فاضل صاحب دامت برکاتہم العالیہ قلندر بادشاہ کے صاحبزادے پیر طریقت رہبر شریعت زینت آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف حضرت مولانا پیر اعجاز الحسنین صاحب نے قرآن اور احادیث سے بہترین استدلال فرما کر حضور اکرم ﷺ کا علم غیب ثابت فرمایا۔ یہ کام حضرت صاحبزادہ صاحب کے عشق رسول ﷺ پر دال ہے اور صاحبزادہ صاحب کے لئے دعا ہے کہ آپ تصنیف اور فقر کے جس اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ اس سے مزید بڑھ کر بلند مقام عطا فرمائے آمین۔

الی الفقر الی اللہ الغنی

خاکپاہ آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف

فقیر محمد ارشد ہاشمی

متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

وو ربار شیخ محمد اسماعیل قریشی ہاشمی

امن پور علاقہ خانگڑھ ضلع مظفر گڑھ

حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی حبیبہ اشرف الا ولین و الاخرین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطاء وعنایت سے علم غیب رکھتے ہیں جس پر قرآن پاک کی متعدد آیات اور احادیث نبویہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ شاہد ہے۔ ہم پہلے آیات قرآن پاک سے ابتداء کرتے ہیں۔

آیت نمبر ا: یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَ نَذِیْرًا ۔ پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت نمبر ۴۵

ترجمہ: اے پوشیدہ خبریں دینے والے ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا اور خوش خبری دینے والا اور بروقت متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اس آیت پاک میں سب سے پہلے اسم رسول ﷺ ہے اَلنَّبِی اس کے مفسرین اور اہل لغت نے جہاں اور معنے لکھے ہیں وہاں اس کا معنی المخبر یعنی خبر دینے والا۔ تو رسول اکرم ﷺ خبر دینے والے ہیں۔ اس آیت پاک میں دوسرا اسم شاہد ہے جس کے معنی ہیں مشاہدہ کرنے والا، حاضر و ناظر (۳) گواہی دینے والا۔ اس اسم پاک کا جو معنی لیا جائے وہی رسول اکرم ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے آپ اگر مشاہدہ کرنے والے ہیں تو کوئی امر آپ سے پوشیدہ نہیں اگر آپ کو حاضر و ناظر سمجھا جائے تو پھر بھی وہی بات ہے آپ ہر امر پر حاضر و ناظر ہیں اگر تیسرا معنی یعنی گواہ لیا جائے تو تب بھی آپ علم غیب رکھتے ہیں چونکہ آپ اپنی امت کے اقوال و افعال کے شاہد ہیں اور شہادت کے لئے بھی علم ضروری ہے کیونکہ بغیر علم کے گواہی درست نہیں ہوتی۔

اس آیت پاک کا چوتھا اسم ہے نـذیـرا جس کا معنی نقصان دہ چیزوں سے ہر وقت متنبہ کرنے والا یا خبر دینے والا انسان زندگی کے ہر شعبے میں اپنے لئے ہر فائدہ اور نقصان دہ چیزوں کو نہیں جانتا جس کو انسان خود نہیں جانتا اس کی رسول پاک ﷺ خبر دیتے ہیں اسی کو کہتے ہیں علم غیب۔

آیت نمبر۲ وَمَا هُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنَ پارہ ۳۰ سورت التکویر

ترجمہ اور وہ نبی کریم ﷺ غیب پر بخل نہیں فرماتے: رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رسول ﷺ علم غیب کے بارے میں کنجوس نہیں بلکہ فراخ دل ہیں سخی القلب ہیں کنجوس اسوقت کنجوس نہیں جب تک اس کے پاس چیز ہو مگر وہ دینے سے گریز کرے اور سخی بھی اس وقت سخی نہیں کہلا سکتا جب تک وہ سخاوت نہ کرے کوئی سخاوت نہیں کر سکتا جب تک اس کے پاس وہ چیز موجود نہیں جو وہ دینا چاہتا اور سخاوت کرنا چاہتا ہے رسولِ اکرم ﷺ سے کنجوسی کی نفسی اور آپکی سخاوت کی تعریف خود پاک پروردگار جل جلالہ نے فرمائی ہے کہ میرے رسول ﷺ علم غیب پر سخی ہیں کنجوس نہیں لہذا ثابت ہوا کہ آپکے پاس غیب کا علم ھے ورنہ آپکے کنجوسی نہ کرنے اور سخاوت کرنے کا کیا معنے ہوگا۔

آیت نمبر۳ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا:

ترجمہ اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور اتارا۔

اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو لوگوں کے پاس بطور دلیل بھیجا کوئی دلیل بغیر دعوے کے نہیں ہوتی جہاں پروردگار عالم کے سَتَّار غَفَّار حَلِیم خَبِیر بَصِیر دعوے ہیں وہاں عَالِمُ الغَیبِ وَالشَّھَادَہ بھی پروردگار عالم کا دعویٰ اور اس دعوے کی دلیل بھی رسول اکرم ﷺ کی ذات مقدس ہے اور اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے بھی رسول اکرم ﷺ کی ذات مقدس دلیل ہیں اور وہ اس طرح کہ جب آپ ﷺ اعلان فرماتے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے اور آپ پوشیدہ خبریں دیتے کافر اور منافق اقرار نہ کرتے مگر دل میں تسلیم کرتے کہ جب محمد بن عبداللہ (ﷺ) ہماری محفل میں موجود نہیں تھے ہماری میٹنگ میں شامل نہیں تھے مگر ہمارے اقوال اور ہماری سرگوشی کے احوال جانتے ہیں جب یہ عالم الغیب ہیں تو جس ذات کے عالم الغیب والشہادہ کا اعلان فرماتے ہیں یقیناً وہ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ اس بات پر میں قرآن پاک کے واقعہ کو بطور دلیل پیش کرتا ہوں جو پارہ گیارہ ایت نمبر ۹۴ سورت التوبہ میں موجود ہے۔

واقعہ: حضور پاک ﷺ اور آپکے اصحاب واحباب غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے مگر اس غزوہ میں منافق شامل نہ ہوئے۔ جب مسلمان غزوہ تبوک سے مظفر ومنصور ہو کر مدینہ کی طرف واپس ہوئے۔ ادھر منافق ٹولہ نے آپس میں سرگوشی اور میٹنگ کی کہ محمد (ﷺ) اور اسکے اصحاب واپس آرہے ہیں۔ وہ پوچھیں گے کہ تم غزوہ تبوک میں شامل کیوں نہیں ہوئے ہم کیا جواب دیں گے حالانکہ ہم دعوہ ایمان واسلام کر چکے ہیں وہ جواب بنانے لگے کوئی کہتا کہ میں کہوں گا کہ میں بیمار تھا کوئی کہتا کہ میں کہوں گا میرا گھر غیر محفوظ تھا کوئی کہتا کہ میں کہوں گا مجھے اپنے مویشیوں کے بارے میں ڈر تھا

کہ انہیں کوئی ہانک کر نہ لے جائے اِدھر یہ منافق خفیہ میٹنگ کر رہے تھے اُدھر سے قرآن پاک کا نزول ہو رہا ہے کہ

یَعتَذِرُونَ اِلَیکُم اِذَا رَجعتُم اِلَیھِم قُل لَّا تَعتَذِرُوا لَن نُّومِنَ لَکُم قَد نَبَّانَا اللّٰہُ مِن اَخبَارِکُم وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُم وَرَسُولُہٗ ثُمَّ تُرَدُّونَ اِلیٰ عَالِمِ الغَیبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُم بِمَا کُنتُم تَعمَلُونَ: پارہ گیارہ سورت التوبہ ایت نمبر ۹۴

ترجمہ وہ تمہارے سامنے بہانے بنائیں گے جب تم انکے پاس جاؤ گے آپ فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم تمہارا اعتبار نہیں کرتے یقیناً ہمیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری ساری خبریں دے دی ہیں اور جلد اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر تم پوشیدہ اور حاضر کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے وہ آئندہ بھی تمھیں تمھارے کاموں سے باخبر فرمائے گا۔ یہ ایت مقدسہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو پوشیدہ و غیب چیزوں کا علم عطا فرماتا ہے اور رسول اکرم ﷺ کا علم غیب جاننا اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کی بُرھانِ بیّن ہے

آیت نمبر ۴ وَعَلَّمَکَ مَا لَم تَکُن تَعلَمُ وَکَانَ فَضلُ اللّٰہِ عَلَیکَ عَظِیمًا

ترجمہ: اور اس نے آپکو ﷺ ہر اس چیز کا علم دیا جس کو آپ ﷺ نہیں جانتے تھے اور آپ پر یہ اللہ کی بہت بڑی عنایت ہے

یہ ساری آیت علم غیب رسول ﷺ کا بیّن ثبوت ہے۔ مگر اس آیت میں تین لفظ ایسے آئے ہیں جنھوں نے آقائے دوعالم کے علم پاک کو ہر شئی پر عنایت پروردگار سے محیط کر دیا۔ (۱) لفظ مَا جو عموم کیلئے استعمال ہوا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے اس کا آپکو علم دے دیا اوّل سے لے کر آخر تک ازل سے لیکر ابد

تک اللہ تعالیٰ کے بتانے سے پہلے رسول مکرم ﷺ کسی چیز کو نہیں جانتے تھے اور جب نہیں جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے جنوادیا جب جنوادیا تو اوّل سے لے کر آخر تک ازل سے لیکر ابد تک کی ہر چیز جان گئے چونکہ پروردگار کا فرمان ہے کہ جو چیز آپ نہیں جانتے تھے (۲) دوسرا لفظ ہے فضل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا اور اللہ کی عطا کی حد نہیں جب حد نہیں تو حضور پاک ﷺ پر جو عطا ہوئی تو اسکی بھی کوئی حد نہیں جس طرح قرآن پاک میں آیا ہے کہ جس جس کو ملا ہے تیرے پروردگار کی عطا سے ملا ہے۔ اور تیرے پروردگار کی عطا کی حد نہیں (۳) تیسرا لفظ اس آیت پاک میں ہے عظیمًا اور عظیم ایک لفظ ہی ایسا ہے جس کا مفہوم ہر نفس جانتا ہے کہ بہت بڑا اور بہت زیادہ اور یہ لفظ فضل اللہ کیسے استعمال ہُوا ہے فضل کیا ہے وہ اللہ کی عطا ہے اور اللہ کی عطا کیا ہے وہ علم ہے تو مفہوم کیا ہوا کہ اس نے آپکو بہت بڑا اور بہت زیادہ علم عطا فرمایا۔

ایت نمبر۵: وَعَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى پارہ نمبر ۲۷ سورت النجم ایت نمبر ۵

ترجمہ: انہیں سخت قوتوں والے نے علم دیا۔

اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے علم اور معلم کا ذکر فرمایا کہ انہیں یعنی رسول اکرم ﷺ کو اس نے پڑھایا جو بہت قوتوں کا مالک ہے عَلَّمَہٗ کا فاعل شَدِیْدُ الْقُوٰی ہے۔

لفظ شدید: متکلم اس وقت بولتا ہے جب اسکی نظر و نگاہ وہم وگمان خیال وتصور میں یہ ہو کہ اس سے بڑھ کر کوئی قوت نہیں اگرچہ واقعہ میں اس سے بڑھ کر قوت وشدت اور میں بھی موجود ہو مگر متکلم سب قوتوں اور شدتوں کو ہیچ و پست سمجھ کر کہتا ہے مثلاً کہتا ہے مجھے شدت کی پیاس لگی ہے مجھے شدت کی سردی پہنچی یعنی جتنا مجھے لگی ہے کسی اور کو نہ لگی

نہ پہنچی ہوگی یا کوئی کہتا ہے کہ میں اس کو سخت سزا دونگا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی سزا دونگا کہ کسی اور نے نہ دی ہوگی۔

اسطرح جب شداد و عاد کو غضب الٰہی سے ڈرایا جاتا تو جو جواب دیتے کہ مَن اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ہم سے بڑھ کر سخت طاقت والا اور کون ہے شداد نمرود مجبور محض تھے ان کی طاقت سے بڑھ کر خالق کی طاقت تو درکنار مخلوق میں سے تھی ایسی مخلوق بھی جن کی قوت اس شداد نمبرود سے بڑھ کر تھی مگر یہ لوگ یہی وہم و گمان خیال و تصور کر کے یہ لفظ کہتے تھے کہ مَن اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً اگر کوئی طاقت ۔۔ ہوگی مگر ہم سے کم ہوگی یہ لفظ جن کو سزاوار نہیں تھا انہوں نے کہا یہ لفظ جس ذات پاک کو سزاوار ہے وہی ذات پاک وہی عَالِمُ الغَیبِ والشھادہ فرماتا ہے عَلَّمَہٗ شَدِیدُ القُوی اس محبوب ﷺ پاک کو اس نے تعلیم دی ہے جس کی طاقت سے بڑھ کر کسی کی طاقت نہیں اس آیت پاک میں دوسرا لفظ القُوی ہے قُوَّۃ نہیں قُویٰ ایک قوت نہ بلکہ زیادہ اور پھر لطف کی بات یہ ہے یہ الف لام کے ساتھ ہے جب جمع پر الف لام آجائے تو استغراق کا معنے دیتا ہے۔اب معنی یوں ہوگا کہ انہیں اس نے علم دیا ہے جس کی قوت و طاقت کی کوئی حد نہیں اللہ تعالیٰ کی قوتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں مگر تعلیم رسول ﷺ کے وقت ان کا اظہار اور تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح وہ شَدِیدُ القُویٰ ہے اسی طرح اس کا تعلیم دینا بھی اور جسطرح اسکی قوت کا اندازہ نہیں اسی طرح اس کے تعلیم و علم عطا فرمانے کا بھی اندازہ نہیں۔

آیت نمبر ۶ :اَلَم تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبرَاھِیمَ فِی رَبِّہٖ اَن اٰتٰہُ اللّٰہُ المُلکَ اِذقَالَ اِبراھِیمُ رَبِّیَ الَّذِی یُحیِی وَیُمِیتُ قَالَ اَنَا اُحیِی وَاُمِیتُ ٥

الایت پارہ ۳ سورت البقرہ ایت نمبر ۲۵۸

ترجمہ: اے محبوب ﷺ کیا تم نے نہ دیکھا اسے جو ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ جل جلالہ نے اسے بادشاہی دی جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اس آیت پاک میں جدالانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ نمرود نے جو حجت بازی کی اس حجت بازی اور مکالمے کے لیئے اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ رسول پاک ﷺ نے اسے جانا معلوم کیا بلکہ فرمایا اسے دیکھا رسول اکرم ﷺ پہلے انبیا اور انکی اقوام وامم کے صرف احوال جانتے نہیں انکا مشاہدہ و ملاحظہ فرماتے دیکھتے ہیں اس لئے ارشاد ہوا کہ کیا اپ نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جھگڑنے والے کو نہ دیکھا یعنی ضرور دیکھا۔

آیت نمبر ۷: اَلَم تَرَ کَیفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصحٰبِ الفِیلِ پارہ ۳۰ سورت الفیل ایت نمبر ۱

ترجمہ: کیا آپ نے ہاتھی والوں کو نہ دیکھا کہ تیرے پروردگار نے انکے ساتھ کیا کیا

آیت اَلَم تَرَ کَیفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ

ترجمہ: کیا آپنے نہ دیکھا کہ تیرے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا یعنی ضرور اپنے دیکھا حضور پاک ﷺ احوال ماضیہ سے صرف واقف اور باخبر نہیں بلکہ دیکھ چکے ہیں گذشتہ اقوام کے واقعات کا صرف علم نہیں بلکہ مشاہدہ ہے

ایت نمبر ۹: فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ مَا اَوحیٰ پارہ نمبر ۲۷ سورت النجم ایت نمبر ۱۰

ترجمہ: بس اس نے اپنے عبادت کرنے والے کی طرف وحی کی جو وحی کی اس آیت

پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو جو علم بے پایاں عطا فرمایا اس کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا پس وہی جانتا ہے جو اس نے اپنے عبادت کرنے والے محبوب کی طرف وحی بھیجی یعنی علم دیا حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ صادقؒ فرماتے ہیں کہ یہ وحی بے واسطہ تھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان مخصوص باتیں تھیں اگر درمیان میں کوئی واسطہ ہوتا تو یہ راز ورموز راز کی حد تک نہ رہتے بلکہ اشکار او عیاں ہو جاتے امام بقلی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی تھا۔ علما کرام اس بات کی طرف بھی گئے ہیں کہ اس آیت میں وحی سے مراد کئی قسم کے علوم ہیں 1 علم شرائع واحکام 2 معارف الٰہیہ 3 حقائق ونتائج علوم ذوقیہ (روح البیان)

آیت نمبر ۱۰: ذَالِکَ مِن اَنباءِ الغَیبِ نُوحِیهِ اِلَیکَ (الآیۃ) پارہ ۳ سورت ال عمران ایت نمبر ۴۴

ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم آپکو بتاتے ہیں

اس آیت پاک میں الغیب انبیاء کے لفظ موجود ہیں کے اے رسول ﷺ یہ غیب کی خبریں ہی تو ہیں جو ہم آپکو بتاتے ہیں مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اخبار غیبیہ سے نوازا ہے مذکورہ بالا آیت میں اس کی وضاحت موجود ہے جو حاجت نظر ونگاہ پر مخفی نہیں

آیت نمبر ۱۱: مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ المُؤمِنَ عَلیٰ مَا اَنتُم عَلَیهِ حتیٰ یمزالخَبِیبَ مِنَ الطَّیِبِ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطلَعُکُم عَلَی الغَیب وَلٰکِنَ الله یَجتَبِی مِنْ رُسُلِه مَنْ یَّشَاءُ فَامِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَاِن تُومِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَکُم اَجر" عَظِیمٌ" پارہ نمبر ۴ سورہ آل عمران

ترجمہ: اللہ جل شانہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے والا نہیں جس پر تم ہو جب تک الگ نہ کر دے پلید کو پاک سے اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گار بنو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اپنے مخصوص عنایات کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں عام لوگوں کو علم غیب نہیں دیتا مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ بالکل کسی کو نہیں دیتا ہوں مگر ان کو جو علم غیب کے اہل ہیں وہ کون ہیں وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجتَبِی مِن رُّسُلِہٖ یعنی وہ رسول ﷺ ہیں جنہیں ہم علم غیب سے نوازتے ہیں باقی منافقوں پلیدوں کا یہ کہنا کہ میرے رسول ﷺ انہیں نہیں جانتے یا علم غیب نہیں رکھتے یہ بات غلط ہے فرمایا حَتّٰی یَمِیزَ الخَبِیثَ مِنَ الطَّیِّبِ اس قسم کا گمان رکھنے والے اس قسم کا گمان رکھنے والے پلید ہیں میں انہیں مخلص مومن پاک لوگوں سے الگ کر کے چھوڑوں گا اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول ﷺ کے علم غیب کو تسلیم کرنے والے پاک ہیں اور انکار کرنے والے پلید اور علم غیب کو ماننے والے مخلص مومن اور انکار کرنے والے منافق جس طرح اس آیت پاک کے شان نزول سے واضح ہوتا ہے۔

شان نزول

عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ فِی صُوَرِھَا کَمْ عُرِضَتْ عَلیٰ آدَم الخ

واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی میں نے اس کو جان لیا جو مجھے مانے گا اور میں نے اس کو بھی جان لیا جو میرا انکار کریگا

فَبَلَغَ ذَالِکَ الْمُنٰفِقِیْنَ قَالُوا اِستَھزَاءً

ترجمہ: تو یہ بات منافقوں تک پہنچی تو وہ ازراہ تنقید بولے کہ ہم انکے ساتھ رہتے ہیں ہمیں تو پہچانتے نہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت تک ایمان داروں اور کافروں کو جانتا ہوں فَبَلَغَ ذَالِکَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم پس یہ (منافقوں کی) بات رسول اکرم ﷺ تک پہنچی فَصَعِدَ عَلَی الْمِنبَرِ فَحَدَ اللّٰہَ وَاَثنَا عَلَیہِ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقوَامٍ طَعَنُوا فِی عِلْمِیْ

تو آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اس قوم کا کیا بنے گا جو میرے علم پر طعن زنی کرتی ہے (یعنی میرے علم پر طعن کرنے والے تباہ ہونگے) پھر فرمایا لَا تَسْئَلُونِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیمَا بَینَکُم وَبَینَ السَّاعَةِ اِلَّا اَنْبَئتُکُم

ترجمہ: اب سے قیامت تک کسی چیز کے متعلق جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تمھیں بتا

دیں گے رسول اکرم ﷺ کے علم میں طعنہ دینے والے منافق تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے خبیث فرمایا۔ حوالہ تفسیر خازن پارہ ۴ سورت آل عمران آیت نمبر ۱۷۹

آیت نمبر ۱۲ : عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا ہ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا ہ پارہ ۲۹ سورت الجن آیت نمبر ۲۶ تا ۲۷

ترجمہ: غیب کا جاننے والا اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے رسول مرتضی کے کہ انکے آگے پیچھے پہرہ مقرر کر دیتا ہے۔

ان آیات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ ﷺ پر جو غیوبات منکشف و ظاہر فرمائے ہیں انہیں کا تذکرہ فرمایا ارشاد ہوتا ہے۔ عَالِمُ الغَیب: عالم الغیب کا مطلب ہے مالک الغیب یعنی غیب کا مالک چونکہ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز غیب ہے ہی نہیں سب چیز اسکے سامنے ہے اگر کوئی یہ کہے یا یہ اعتقاد رکھے کہ کچھ چیزیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں اور کچھ چیزیں پوشیدہ ہیں مگر خالق کے سامنے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں صاف ظاہر ہے کہ عالم الغیب کا معنی مالک الغیب ہوگا جس طرح آیت پاک کا مفہوم ہے کہ وہ کسی پر اپنا غیب ظاہر نہیں کرتا سوائے رسول علیہ ﷺ کے چونکہ وہ غیب کا مالک ہے اور مالک کی مرضی ہوتی ہے جسے چاہے عنایت کرے اس لئے فرمایا عَالِمُ الغَیبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیبِہٖ اَحَدًا ہ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ وہی غیب کا مالک ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر مطلع فرماتا ہے صرف رسول مرتضی کو

آیت نمبر ۱۳ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا پارہ نمبر ۵ سورت النساء آیت نمبر ۴۱

ترجمہ: اور اے رسول علیہ ﷺ آپ کو ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائے۔ یہ آیت پاک

بھی رسول ﷺ کے علم غیب کے لئے دلیل بین ہے چونکہ شہادت مشاہدہ کا تقاضہ کرتی ہے کہ بغیر مشاہدہ وملاحظہ کے گواہی ناروا ہے اس لیئے گواہی کے لیئے علم ہونا ضروری ہے۔

اسی آیت پاک کے تحت تفسیر نیشاپوری میں ہے۔

لِاَنَّ رُوحَہٗ عَلَیہِ السَّلام شَاھِدَنٌ عَلیٰ جَمِیعِ الاَرواحِ وَالقُلُوبِ وَالنفوس بقولِہٖ عَلَیہِ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِیْ

ترجمہ: چونکہ روح نبوت تمام روحوں تمام دلوں اور تمام نفوس کا مشاہدہ کرنے والی ہے

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت یوں ہے

اَیۡ شَاھِدًا عَلیٰ مَنۡ آمَنَ بِالایمَانِ وَعَلیٰ مَن کَفَرَ بِالکُفرِ وَعَلیٰ مَنۡ نَافَقَ بِالنِّفَاقِ

ترجمہ: یعنی آپ ﷺ شاہد ہیں مومنوں پر انکے ایمان کے کافروں پر انکے کفر کے منافقوں پر انکے نفاق کے

آیت نمبر ۱۴: اَمَا اَنتَ بِنعمَتِ رَبِّکَ بِمَجنُون (سورۃ والقلم پ ۲۹)

ترجمہ: اور آپ اپنے پروردگار کی نعمت سے نادان نہیں اس آیت پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول ﷺ کمال غیب کا اعلان فرمایا ارشاد ہوا اے رسول ﷺ آپ اپنے پروردگار کی نعمت سے نادان نہیں نادان کی ضد ہے دانا اور دانا کا معنے ہے جاننے والا عالم کا بھی ہے جاننے والا رسول ﷺ جاننے والے ہیں اور جاننے والے کس چیز کے ہیں پروردگار کی نعمت کے اور پروردگار کی نعمتیں بے شمار ہیں جس طرح قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے وَاِن تَعُدُّوا نِعمَتَ اللّٰہِ لا تُحصُوھا

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمت شمار کرنا چاہو تو اسے شمار نہ کر سکو گے جب نعمتیں بے شمار تو انکے جاننے کے لئے علم بھی بے شمار اس لئے پروردگار جل جلالہ نے ارشاد فرمایا آپ ﷺ اپنے پروردگار کی نعمت سے بے خبر نہیں بلکہ باخبر ہیں۔

آیت نمبر ۱۵: وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ پارہ نمبر ۷ سورت انعام ایت نمبر ۵۹

ترجمہ: اور نہیں کوئی تیر اور نہ ہی کوئی خشک مگر وہ روشن کتاب میں ہے۔ جب ہر تر و خشک روشن کتات میں موجود ہے تو صاحب کتاب کو بھی ہر تر و خشک کی خبر ہو یہ ممکن ہی نہیں ہر تر و خشک کتاب میں موجود ہو مگر صاحب کتاب کو اسکی خبر نہ ہو۔

آیت نمبر ۱۶: وَلَا صَغِیْرٍ وَّلَا کَبِیْرٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ

ترجمہ: اور نہیں کوئی چھوٹی اور نہ ہی کوئی بڑی مگر وہ روشن کتاب میں ہے۔ جب ہر چھوٹی و بڑی چیز۔ ہر چھوٹا بڑا واقعہ کتاب میں موجود ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ صاحب کتاب کو معلوم نہ ہو بلکہ جو چیز کتاب میں موجود ہے وہی صاحب کتاب کے علم میں ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن وہ کتاب ہے اول سے لیکر آخر تک ازل سے لیکر ابد تک کے احوال اس میں موجود ہیں۔

آیت نمبر ۱۷: وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ

ترجمہ: اور ہر شے کو ہم نے اس امام مبین (قرآن کریم) میں شمار کر رکھا ہے۔

اس آیت پاک کا بھی مفہوم ہے جو مزکورہ بالا روایتوں کا مفہوم ہے البتہ اس آیت پاک میں ایک لفظ ہے جس نے اہل ایمان اور اہل اسلام کے اعتقاد و عقیدہ کی تائید و تصدیق کر دی جو پہلی آیتوں میں نہیں تھا وہ ہے لفظ کل نہیں اس کا مطلب کہیں

اہل باطل یہ نہ سمجھ لیں کہ پہلی آیتوں تائید وتصدیق نہیں انہوں نے بھی کی ہے مگر ان میں یہ لفظ کل نہیں تھا لفظ کل ہر چیز کو محیط ہوتا ہے جب تک اس سے کچھ مخصوص نہ کر لیا جائے اور نکال نہ لیا جائے مثلا کہنے والا کہتا ہے کہ ساری قوم آئی مگر فلاں شخص نہیں آیا کہنے والے نے ایک شخص کو پوری قوم سے استثنیٰ کیا صرف ایک شخص کو اگر وہ اس شخص کو نہ نکالتا تو وہ شخص بھی ساری قوم میں شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَكُلَّ شَيْءٍ اَحصَينَا هُ فِي اِمَامٍ مُّبِين

اور ساری چیز کو ہم نے امام مبین (قرآن کریم) میں شمار کر رکھا ہے اس کل شئی سے کسی چیز کو نہیں نکالا جب نہیں نکالا تو ساری چیزیں قرآن کریم میں موجود ہیں جب ساری چیزیں قرآن میں ہیں تو صاحب قرآن یعنی حضور ﷺ کو ساری چیزوں کا علم ہے ہم اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ آقائے دو عالم کل شئی کا علم رکھتے ہیں کہیں کم سمجھ لوگ یہ خیال نہ کر بیٹھیں کہ جب کل شئی حضور ﷺ جانتے ہیں تو پھر حضور ﷺ کا علم اللہ کے برابر ہو جائے گا یہ خیال درست نہیں کیونکہ حضور ﷺ کا جو علم ہو اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کل شئی کی حد ہے مگر علم الٰہی کی کوئی حد نہیں ہے یہ کہنا کہ کل شئی کا علم ماننے سے اللہ کے مساوی ہو جائیگا یہ بات گمراہی وجہالت ہے

آیت نمبر ۱۸: وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ٥ پارہ ۳۰ سورت الضحیٰ ایت نمبر ۱۱

ترجمہ: اور ضرور آپ اپنے پروردگار کی نعمت کا چرچا کریں۔

اس آیات پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے رسول ﷺ جو نعمت ہم نے آپکو عطا کی ہے اسکو بیان کرو ہمارے انعام لوگوں کو بھی بتاؤ جو شانیں ہم نے آپ کو دی ہیں وہ لوگوں سے غیب ہیں آپکو تو انکی خبر ہے آپ لوگوں کے سامنے ان پوشیدہ شانوں ونعمتوں کا چرچا کریں اس آیت کے اترنے کے بعد رسول اکرم ﷺ

ان غیوبات سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخرَ

ترجمہ: میں اولاد آدم کا سردار ہوں تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں فخر کے طور پر نہیں کہتا لِوَاءُ الْحَمْدِ یوم القِیَامَةِ بِیَدِی حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اَنَا اَکْرَمُ الاوّلِین وَالاٰخِرِیْنَ

ترجمہ: میں پہلوں اور آخری لوگوں کا مکرم ہوں ولا فخر یہ بطور شکر کہتا ہوں بطور فخر نہیں کہتا۔

اَنَا اَوَّلُهُم خلقاً وَاٰخِرُهُم بَعْثاً

ترجمہ: میں ان سب نبیوں سے پیدائش میں پہلے ہوں اور بھیجنے میں سب سے آخر میں ہوں اس سے کہیں زیادہ غیب کی نقاب کشائی فرماتے ہوئے فرماتے ہیں اَلْحَسَنُ وَالْحُسَینُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهلِ الجنة حضرت حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ مزید غیب کی پردہ کشائی فرماتے ہوئے فرماتے ہیں فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهلِ الْجَنَّة حضرت فاطمہؓ (سلام اللہ علیھا وعلی ابیھا) جنتی عورتوں کی سردار ہیں نعمت پروردگار کا چرچا فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کُنتُ نَبِیًّا وَاٰدَمُ بَینَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

آیت نمبر ۱۹: مَا کَذَبَ الفُؤادُ مَارَاٰی پارہ نمبر ۲۷ سورت النجم ایت نمبر ۱۱

ترجمہ: دل نے جو دیکھا اس نے جھوٹ نہ کہا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دل مصطفیٰ ﷺ نے جو پروردگار عالم کے دیکھنے کے بعد اعلان رویت کیا ہے اس نے جھوٹ نہیں بولا واقعی دیدار رب غفار کیا ہے۔ جب پروردگار عالم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہیں رہا تو کوئی ایسی ہے چیز جس کو اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے پوشیدہ رکھتا ہے چونکہ ہر کوئی چیز وہی پوشیدہ رکھتا ہے۔ جو سب سے بڑھ کر اہمیت رکھتی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی چیز

ہے ہی نہیں جب اللہ تعالیٰ غیب و پوشیدہ نہیں رہا تو کوئی شئے پوشیدہ نہیں ہو سکتی عارف کامل شیخ سعدی مصلح الدین شیرازیؒ فرماتے ہیں۔

آں خداوند یکہ مخفی است بعالم
پیدا و عیان است بچشماں محمد ﷺ

میں نبی تھا اور آدم جسم اور روح کے درمیان تھے۔

آیت نمبر ۲۰: وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

ترجمہ: اور میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم گھروں میں ذخیرہ کرتے یہ آیت اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اتری ہے مگر یہ بات مسلم ہے اور ہر مسلمان کلمہ گو کا اعتقاد ہے پہلے انبیاء علیہ السلام کو جو خوبیاں دی گئیں وہ ساری ہمارے آقا ﷺ کو دی گئیں اس لئے تو عاشق صادق سلام عبدالرحمٰن جامیؒ نے فرمایا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اے رسول مکرم حسن یوسف بھی آپ میں موجود ہے دم عیسیٰ ید بیضا موسوی آپ میں پائے جاتے ہیں غرضیکہ سارے رسولوں و نبیوں کی خوبیاں آپ ﷺ میں موجود ہیں

ترجمہ: وہ پروردگار عالم جو سارے جہانوں سے پوشیدہ ہے وہ خداوند نگاہ مصطفیٰ ﷺ کے سامنے ظاہر و عیاں ہے۔

سارا قرآن علم رسول ﷺ ہے مگر ہم قرآن پاک سے صرف اٹھارہ (۱۸) آیات پر اکتفا کرتے ہیں چونکہ اٹھارہ کا ہندسہ دو نم 9 پر مشتمل ہے اور نم کا ہندسہ ہی ایسا ہے جس پر ہندسوں کی انتہا ہے چونکہ ۱،۲،۳،۴،۵،۶،۷،۸،۹ نو تک تو

حد ہے اس کے بعد جو ہندسے آئیں گے پہلے والے ہندسوں کا مرکب ہونگے اس
لئے بھی اختیار کیا کہ اگر اٹھارہ کا استنطاق کیا جائے تو نم بنتا ہے جیسے 8+1- 9 جس
پر ہندسوں کی انتہا ہے صاحب نظر کے لئے ان آیات پر اکتفا کرنا دلائل کی انتہا ہے

فَفہَم وَانصِّف

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کے ثبوت میں احادیث مقدسہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجودہ ہے مگر ہم چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذکر کرتے ہیں

حدیث نمبرا: عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ عَمرٍو وَقَالَ قَالَ رسول ﷺ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیرَ الخَلاَئِقِ قَبلَ اَنْ یَّخلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ بِخَمسِینَ اَلفَ سَنَۃٍ قَالَ وَکَانَ عَرشُہٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاہُ مُسلِم:

مشکوۃ شریف باب ایمان بالقدر بحوالہ مسلم شریف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے وایت ہے۔فرمایا رسول ﷺ نے کہ "اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں زمین وآسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھیں" فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر تھا" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس چیزوں کا تذکرہ فرمایا جو ہم سے بہت پہلے تھیں بلکہ ہماری اور آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے کی ہیں مثلاً زمین وآسمان سے پہلے پانی کا ہونا اور الٰہی کا ہونا اور پانی پر عرش الٰہی کا مستقیر ہونا اور زمین وآسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مقادیر خلائق کا لکھا جانا یہ سب علم غیب ہے اور رسول مکرم ﷺ جانتے ہیں اور لوگوں کو بھی باخبر فرمایا:

حدیث نمبر۲: وَعَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِحتجَّ آدَمُ وَمُوسیٰ عِندَ رَبِّہِما فَحجَّ آدَمُ مُوسےٰ قَالَ مُوسیٰ اَنتَ آدمُ الَّذِی خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیکَ مِن رُّوحِہٖ وَاسجَدَلَکَ مَلٰئِکَۃٌ وَاَسکَنَکَ فِی جَنَّتِہٖ ثُمَّ اَھبَطتَّ النَّاسَ بِخَطِیئَاتِکَ اِلیَ الاَرضِ قَالَ آدَمُ اَنتَ مُوسیٰ الَّذِی اِصطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ وَاَعطَاکَ اَلوَاحَ فِیھَا تِبیَانُ کُلِّ شَیءٍ وَقَرَّبَکَ نَجِیًّا فَبِکُم وَجَدتَّ اللّٰہَ کَتَبَ التَّورٰۃَ قَبلَ اَن اُخلَقَ قَالَ مُوسیٰ اِربَعِینَ عَاماً قَالَ آدمُ فَھَل وَجَدکَ فِیھَا وَعَصیٰ آدَمُ رَبَّہٗ فَغَویٰ قَالَ نَعَم قَالَ اَفتَلُو مُنِی عَلیٰ عَمِلتُ عَمَلاً کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ اَن اَعمَلَہٗ قَبلَ اَن یَّخلُقَنِی بِاَربَعِینَ سَنَۃً قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسیٰ

رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف باب الایمان بالقدر الفصل الاول بحوالہ مسلم شریف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے پاس مناظرہ کیا پس مناظرہ حضرت آدم علیہ السلام جیت گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا" آپ وہ آدم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے قدرت والے ہاتھوں سے پیدا کیا اور تجھ میں اپنی بے مثال روح پھونکی۔ اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا، اور آپ کو اپنی جنت میں سکونت عطا فرمائی پھر آپ اپنی بھول کی وجہ سے لوگوں کو زمین کی طرف نیچے اتار لائے ہے" حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیتے ہوئے فرمایا" کہ آپ وہ موسیٰ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے مشرف کیا، اور آپکو تختیاں عطا کیں جن میں ہر شے کا کھلا بیان ہے اور آپکو تنہائی میں اپنا قرب بخشا تو کہیے کہ میری تخلیق سے

کتنا پہلے اللہ تعالیٰ نے تورات کو لکھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ چالیس سال پہلے لکھا

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے تورات میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے

کھو وَعَصیٰ اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَویٰ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا جی ہاں حضرت

آدم علیہ السلام نے فرمایا جس کا کرنا میری پیدائش سے چالیس سال پہلے اللہ تعالیٰ

نے لکھ دیا اس کے کرنے پر آپ مجھے شرمندہ کرتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ

السلام کو لاجواب کر دیا" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے: اس حدیث پاک کی وضاحت

وتشریح کی ضرورت نہیں ایک نظر دیکھنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ

علیہ والسلام نے اخبار ماضیہ کی کن کن باتوں کی خبر دی ہے اب اس حضرت آدم علیہ

السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مناظرہ کو دیکھیں کہ آپ نے فرمایا مناظرہ ہوا۔

کہاں ہوا فرمایا عِندَ رَبِّھِمَا ان کے پروردگار کے پاس کس بات پر ہوا فرمایا حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے اس استفسار و مباحثہ پر ہوا کہ آپ زمین پر تشریف لے آئے اور

ساتھ ہی اھبطت النّاس لوگوں کو بھی اتار لائے مناظرے کا آغاز کن الفاظ سے ہوا

پہلے ہر ایک رسول ایک دوسرے کی تعریف وتوصیف مدح وثنا کرتا ہے۔ پھر سوال و

جواب: انبیاء کی تعریف وتوصیف مدح وثنا انبیاء کی سنت ہے رسول کی تعریف و

توصیف مدح ونعت رسولوں کی سنت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو تعریف کرنی

ہی تھی چونکہ بعد والے ہیں اور ابن آدم ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ

علیہ السلام کی تعریف فرماتے ہیں باوجود پہلے نبی ورسول ہونے اور ابوالبشر ہونے

کے یہ مناظرہ کس نے جیتا کون غالب رہا آپ فرماتے ہیں فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسیٰ

حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔

حدیث نمبر۳: وعَن عبدالله بن عمر وَقَالَ خرج رَسُولُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ الِهِ وَسَلَّم وَفی یَدیهِ کِتابَانِ فقَالَ اتدرُونَ مَا هٰذانِ الکِتابَانِ قُلنا لا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلّا اَن تُخبِرَنا فقالَلّذی فی یَدِهِ الیُمنیٰ هٰذا نِ الکِتابُ مِن رَّبِّ العٰلَمِین فِیهِ اَسماءُ اَهلِ الجَنَّةِ وَاَسماءُ آبائِهم وَ قَبائِلِهِم ثُمَّ اجمَلَ عَلیٰ اٰخِرِهِم فَلا یُزَادُ فِیهِم وَلَا یُنقَصُ مِنهُم اَبَدًا ثُم قَالَ لِلّذِی فی شِمَالِهِ هٰذا کِتٰبٌ مِن رَّبِّ العٰلَمِینَ فِیه اَسماءُ اَهلِ النَّارِ وَالسماءُ اٰبائِهِم وَقَبا ئِل هِم ثُمَّ اُجمِلَ عَلیٰ اٰخِرِهِم فَلا یُزا دُ فِیهِم وَلا یُنقَصُ مِنهُم اَبَدًافقَالَ اَصحابُهُ فَفِیمَا العَمَلُ یَا رَسُولَ اللّٰه اِن کَانَ اَمرٌ قَد فُرِغَ مِنهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَاِنَّ صَاحِبَ الجَنَّةِ یُختَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهلِ الجَنَّةِ وَاِن عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبُ النَّارِ یُختَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهلِ النَّارِ وَاِن عَمِلَ اَیَّ عَمَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰه علیه والِه وسلم بِیَدَیهِ فَنبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُم مِنَ العِبادِ فَرِیقٌ فِی الجَنَّةِ وَ فَرِیقٌ فِی لسَّعِیر =رِوَاهُ التِر حَدِییے

مشکوٰۃ شریف باب الایمان بالقدر لفضل الثانی بحوالہ ترمذی شریف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپکے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا تم جانتے ہو ان کتابوں میں کیا ہے ہم نے عرض کی کہ جب تک آپ ہمیں خبر نہ دیں ہم نہیں جانتے آپ نے اس کتاب کے متعلق ارشاد فرمایا جو آپکے دائیں ہاتھ میں تھی فرمایا یہ کتاب

اللہ کی طرف سے ہے اس میں جنتیوں اور انکے باپ دادا کے اور انکے قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر میں میزان کیا گیا نہ کبھی اس سے زیادہ کیے جائیں گے اور نہ کبھی اس سے کم پھر بائیں ہاتھ والی کے متعلق ارشاد فرمایا یہ کتاب رب العلمین کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں اور انکے باپ دادا کے اور انکے قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر میں میزان کیا گیا نہ کبھی اس سے زیادہ کیے جائیں گے۔

تو آپکے اصحاب نے عرض کی پھر عمل کہاں گئے اے اللہ کے رسول اگر اس معاملے سے فراغت ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا سیدھے رہو اور قرب خداوندی حاصل کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگر چہ اس سے پہلے کوئی عمل کرے اور یقیناً دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگر چہ پہلے کوئی عمل بھی کرے پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں کو جھاڑ کر فرمایا کہ تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ایک گروہ جنتی ہے اور ایک گروہ دوزخی ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اس حدیث پاک نے ثابت کر دیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ وعلیہ والسلام کو ہر جنتی اور دوزخی کا علم ہے صرف انکا نہیں بلکہ انکے باپ دادا اور سبھی کے ناموں کی خبر ہے بلکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ والسلام نے اپنے غلاموں کو بھی جنتی و دوزخی کا علم دے دیا۔ فرمایا سَدِّدُوا وَقَارِبُوا سیدھ رہو اور قرب الٰہی اختیا کرو یہی جنتی ہو ہے مزید فرمایا کہ جنتی و دوزخی کو تم بھی جان سکتے ہو جس کا اختتام جنتی عمل پر ہو وہ جنتی ہے اور جس کا اختتام دوزخی عمل پر ہو وہ دوزخی ہے

حدیث نمبر۴: حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیبُ عَنِ الزُّهرِیِّ اَخبَرَنِی اَنَسُ بنُ مَالِکٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَرَجَ حِینَ زَاغَتِ

الشَّمسُ فَصَلَّى الظُّهرَ فَقَامَ عَلَى المِنبَرِ فَذَكَرَ السَّاعة وَذَكَرَ اَنَّ فِيهَا اُمُوراً عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَن اَحَبَّ اَن يَسئَلَ عَن شَيئٍ فَلْيَسئَلْ فَلَا تَسئَلُونِي عَن شَيئٍ اِلَّا اَخبَرتُكُم مَا دُمتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَاَكثَرَ النَّاسُ فِي البُكَاءِ وَاَن يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبدُاللّٰهِ بنُ حُزَافَتَهَ السَّهمِيُّ فَقَالَ مَن اَبِي قَالَ اَبُوكَ حُزَافَتَه ثُمَّ اَكثَرَ اَن يَّقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُؓ عَلَى رُكبَتَيهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالاِسلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَت عَلَيَّ الجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرضِ هَذَا الحَائِطِ فَلَم اَرَ كَالخَيرِ وَالشَّرِّ

بخاری شریف پارہ نمبر ۳ کتاب مواقیت الصلوۃ باب وقت الظہر عند الزوال

ترجمہ: ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم سے شعیب نے زھری سے بیا کیا مجھکو انس بن مالک نے خبر دی یقیناً رسول اللہ ﷺ اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے قیامت کا ذکر کیا اور ان بڑے بڑے امور کا ذکر کیا جو اس میں ہونے والے ہیں پھر فرمایا جب تک میں یہاں جلوہ افروز ہوں تم میں سے جن کے دل میں جو آئے پوچھے جس جس چیز کے متعلق تم پوچھو گے یقیناً میں تمہیں خبر دے دونگا (رقت قلب کی وجہ سے) لوگ بہت رونے لگے آپ ﷺ بار بار یہی فرماتے مجھ سے پوچھو مجھ سے سوال کرو حضرت عبداللہ بن حزافہ کھڑے ہو کر پوچھنے لگے میرا باپ (لوگ کچھ کا کچھ کہتے ہیں) کون ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا باپ یقیناً (لوگ غلط کہتے ہیں) حزافہ ہے پھر آپ بار بار یہی فرماتے مجھ سے پوچھو مجھ سے سوال کرو تو حضرت عمر اپنے گھٹنوں کو (احترام سے مضبوط پکڑ کر عرض کرتے ہیں ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد

ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو کہیں آپ خاموش ہوئے پھر فرمایا اس دیوار کے کونے میں مجھ پر بہشت ودوزخ ابھی ابھی پیش کی گئیں ہیں بہشت جیسی اچھی اور دوزخ جیسی بری چیز میں نے نہیں دیکھی

اس کو بخاری شریف کی حدیث پاک نے نہ صرف رسول پاک ﷺ کے علم و غیب کو ثابت کیا ہے بلکہ رسول پاک ﷺ کے اس اعلان کو بھی واضح کیا ہے کہ مجھ سے جو مرضی آئے پوچھو اس حدیث پاک سے صرف کمال علم غیب ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ کمال مشاہدہ بھی ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عُرِضَت عَلیَّ الجَنَّةَ وَالنَّار مجھ پر بہشت ودوزخ پیش کی گئی بہشت سے خوب تر کوئی چیز نہیں نہیں دیکھی اور دوزخ سے بدتر کوئی چیز نظر نہیں آئی

اس حدیث پاک سے یہ بات اشارۃ ظاہر ہوتی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ ﷺ سے کسی نے بے ہنگام و بے جا سوال کیا ہوگا جو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خاطر عاطر پر نہ گوار گزرا ہوگا۔ اسلیئے آپ نے فرمایا کہ جب تک میں اس مقام پر موجود ہوں جو جی میں آئے پوچھو بے جاؤ بے وقت سوال اور عبث سوال نہ کیا کرو چونکہ باقی اوقات میں کارہائے عظیم کرنے ہوتے ہیں اب جو پوچھ، پوچھو: یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہیں یہ وہم وگمان خیال وتصور نہ کیا کرو کہ مجھے خبر نہیں بلکہ باقی رسالت ونبوت کے کارہائے عظیم اور عبادت وریاضت کے عملہائے عمیم کرنے ہوتے ہیں۔

مجھ سے پوچھو اَخبَرتُکُم مَا دُمتُ فِي مَقَامِي هَذَا میں تمہیں خبر دونگا جب تک اس سوال وجواب کے منبر پر تشریف فرما ہوں اس لیے لوگ کثرت سے آہ

بکا اور رونے میں مشغول ہو گئے کہ ام وقت و بے وقت محبوب خدا کا بارِ خاطر بنتے ہیں یا پھر اس لئے رونے لگتے کہ لوگ آقائے دو عالم ﷺ کے بارے میں وہم و گمان خیال و تصور کیوں کرتے ہیں اس لیئے تو حضرت امیر عمرؓ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کرتے کہ ہم مان گئے ہم مان گئے اپنے جوش با ہوش اور ناراضگی کو ختم کرو اللہ ہمارا رب ہے اسلام ہمارا دین ہے اور ہمارے نبی یعنی غیب کی خبریں دینے والے ہیں فَسَکَتَ تو پھر کہیں آپ خاموش ہوئے۔

حدیث نمبر۵: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بِنْ یُوسَف اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلّم هَل تَرَونَ قِبلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخفیٰ عَلَیَّ خُشُوعُکُم وَلاَ رُکُوعِ اِنِي لاَرَاکُم مِن وَّرَاءِ ظَهرِے

بخاری شریف پارہ نمبر۳ کتاب الصلوٰۃ باب عظمۃ الامام الناس فی اتمام الصلوٰۃ فذکر القبلہ

ترجمہ: ہمیں حضرت عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ فرماتے ہمیں مالک نے خبر دی ابوالزناد سے انھوں نے اعرج سے روایت کیا انھوں نے ابو ھریرہ سے روایت کیا یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یہی سمجھتے ہو کہ میرا منہ کعبہ کی طرف ہوتا ہے (میں تمھیں نہیں دیکھتا) اللہ کی قسم مجھ پر نہ تمہارے خشوع پوشیدہ ہیں نہ رکوع پوشیدہ ہیں یقیناً میں تمھیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں بخاری شریف کی یہ حدیث شریف بھی محتاج تشریح نہیں یہ بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب رکھنے کا بیّن ثبوت ہے۔ چونکہ اس حدیث پاک میں ایک لفظ ہے مَا یَخفیٰ عَلَیَّ خفی کے معنی ہیں پوشیدہ و

غیب حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

ما یخفیٰ علی مجھ سے غیب نہیں مجھ سے پوشیدہ نہیں تمہارے خشوع ورکوع پھر خشوع کا تعلق اہل علم جانتے ہیں کہ دل ودماغ سے ہوتا ہے کیونکہ خشوع کا مفہوم ہے حضور قلب کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا یوں سمجھئے کہ خشوع کا تعلق ہے قلب کے ساتھ اور رکوع کا تعلق قالب کے ساتھ خشوع کا تعلق روح کے ساتھ اور رکوع کا جسم کے ساتھ ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَا یخفیٰ عَلیٰ خُشوعِکم وَلا رُکوعِکم تمہارے دلی کیفیات بھی مجھ پر پوشیدہ نہیں اور تمہارے جسمانی حرکات بھی مجھ پر پوشیدہ نہیں تم سمجھتے ہو کہ تم میرے پیچھے ہو یقیناً میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

اس حدیث پاک میں ارشادِ گرامی ہے مَا یخفیٰ خُشوعُکم وَلا رُکوعُکم اہلِ علم جانتے ہیں کہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق لفظ مَا ءِ نفی سے ہوتا ہے کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق لفظ لاَ کی نفی سے ہوتا ہے یہاں دونوں لفظ استعمال ہوئے ہیں اسلیئے تا کہ پتہ چل جائے جن چیزوں کا تعلق لفظ مَا سے ہے وہ بھی مجھ پر مخفی نہیں اور جن چیزوں کا تعلق لفظ لاَ سے ہے وہ بھی مجھ پر پوشیدہ نہیں۔

مزید اس حدیث پاک میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے وَاللہِ اللہ کی قسم آخر اس بات پر قسم کیوں کیا۔

اصحاب رسول کو اعتماد نہیں تھا کہ آپ فرمارہے ہیں اللہ کی قسم مجھ سے پوشیدہ نہیں آخر اس قسم کی وجہ محدثینِ کرام لکھتے ہیں کہ ایک وجہ تو یہ ہے جو امر اہم تر ہو اس کیلئے قسم کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے یٰسین وَالقُرانِ الحَکِیم یعنی اے سردار حکمت والے قرآن کی قسم خطاب سرکارِ دوعالم ﷺ کو ہے

یہاں قسم کا اعتماد دلانا نہیں بلکہ عظمت کا اظہار ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ فی الواقع اعتماد اگر نہ ہو تو بعد والوں کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ اسلیئے رسول پاک ﷺ نے وَاللّٰہِ فرمایا تا کہ عظمت علم غیب واضح ہو جائے یا پھر بعد والوں کیلئے اعتماداب ان لوگوں سے گزارش ہے کہ جو بعد والے ہیں اگر فرمانِ رسول کا خیال نہیں تو کم از کم قسم رسول کا خیال کریں اور علم رسول ﷺ تسلیم کر لیں۔

حدیث نمبر ۶: حَدَّ ثَنَا یحی بِن صَالِح قَالَ فُلَیحُ بِن سُلِیمَانَ عَن ھِلَالَ بِن عَلیٍّ عَن اَنسِ بِن مَالِکِ قَالَ صَلیٰ لَنَا النّبِیُّ صلّی اللّٰہ عَلَیہِ وَالِہٖ وَسَلَّم صَلوٰۃ ثُمَّ رَقِیَ المِنبَرَ فَقَالَ فِیْ الصَّلوٰۃ وَفِیِ الرَّکُوعِ اِنِّی لَا رَاکُمْ مِنْ وُّرآئِی کَمَا اَرَاکُمْ: بخاری شریف پارہ نمبر ۶ کتاب الصلوۃ باب عظمة الامام.

ترجمہ: ہمیں یحیٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے خلیج بن سلیمان نے وہ ہلال ابن علی سے وہ انس بن مالک سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لائے تو آپ نے ہمیں نماز اور رکوع کے متعلق ہدایات فرمائیں پھر فرمایا بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے ایسے دیکھتا ہوں جیسے آگے دیکھتا ہوں۔

بخاری کی یہ حدیث پاک محتاج وضاحت نہیں اس میں بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ والیہ کے علم غیب کا اعلان موجود ہے بلکہ کمال مشاہدہ کا تذکرہ بھی موجود ہے فرمایا میں پیچھے اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں آگے دیکھتا ہوں آگے آپ کتنا دیکھتے تھے اس کے لئے مسلم شریف کی حدیث ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اے اصحاب جو

میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھو تو تم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اصحاب نے عرض کی مَا رَایتَ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ کے رسول آپ کیا دیکھتے ہیں فرمایا رَایتُ الجَنَّةَ وَالنَّارَ میں بہشت و دوزخ دیکھتا ہوں یہ ہے سرکار دو جہاں صلی اللہ والہ وسلم کے آگے دیکھنے کا مقام آقا فرماتے ہیں میرا آگے پیچھے دیکھنا برابر ہے فَانظُر وَانصِف

حدیث نمبر ۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ العُلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابو سَامَةَ عَن بُرِيدٍ عَن ابی بُردَةَ عَن ابی موسیٰ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صلی الله علیه واله وسلم عن اَشیاءٍ کَرِهَهَا فَلَمَّا اُکثِرَ عَلَیهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئتُم فَقَالَ رَجُلٌ مَن اَبِي قال ابوک حزافة فقام اُخر قال من ابی یا رَسُولَ اللّٰه قَالَ اَبُوکَ سَالِمُ مولیٰ شیبَةَفَلَمَّا رَای عُمَرُ مَا فِي، وَجهِهٖ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَی الله عَزَّوَجَلَّ بخاری شریف پاره اول کتاب العلم باب الغضب فی الموعظته والتعلیم۔

ترجمہ: ہمیں محمد بن علا نے بیان فرمایا ہے ابو سامہ نے بیان کیا وہ برید سے روایت کرتے ہیں وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسی سے انھوں نے فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ چیزوں کے متعلق (عبث و بے فائدہ) سوال کئے گئے جو آپکو ناگوار گزرے جب لوگوں نے بار بار پوچھا تو آپ ناراض ہوئے۔

پھر لوگوں سے فرمایا تم مجھ سے پوچھو جو چاہو پھر تو ایک شخص بولا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ایک اور شخص کھڑا ہو (احترام سے عرض) کی میرا باپ کون ہے اے اللہ کے رسول آپ نے ارشاد فرمایا تیرا باپ سالم ہے جو شیبہ کا مولیٰ ہے (آزاد کردہ غلام) پس جب حضرت عمر نے آپکے چہرے پر آثار

ناراضگی دیکھے تو عرض کی اے اللہ کے رسول ہم اللہ سے معافی چاہتے ہیں۔

بخاری شریف کی یہ حدیث سابقہ حدیث پاک کی طرح ہے البتہ اس میں چند ایک باتیں اور قابل غور ہیں۔ایک تو امام بخاری کا اس کو کتاب العلم میں بیان کرنا آقائے نامدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کی دلیلِ بیّن ہے۔

دوسرا یہ کہ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانا سَلُوني عَمَّا شِئتم جس جس کے متعلق پوچھو اس کا تعلق دین سے ہو دنیا سے ہو عالم برزخ سے ہو عالم آخرت سے ہو عالم ارض سے ہو عالم افلاک سے ہو چاہے لوح وقلم عرش وکرسی بہشت ودوزخ سے ہو چاہے موت وحیات سے ہو خواہ اس کا تعلق تمہاری معیشت سے گزر بسر سے ہو یا تمہارے نسب ناموں سے ہو تم مجھ سے پوچھو اس لئے پوچھنے والوں نے کوئی صوم وصلوۃ حج وزکوۃ کے متعلق نہ پوچھا بلکہ اپنی خواہش کے مطابق اپنے نسب ونسل ناموں کے متعلق پوچھا اور حضور ﷺ نے انکے خاطر خواہ جواب دیئے جن کو اپنے باپوں کی خبر نہ تھی جن کے خود اپنے نسب نامے غیب تھے اس غیب کا اظہار غیب جاننے والے محبوب نے کر دیا۔

حضرت امیر عمرؓ سے نہ تو ناراضگی رسول برداشت ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی رسول اللہ ﷺ کے بدخواہ کی بدخواہی برداشت ہو سکتی ہے۔جب رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے تو حضرت عمرؓ چونک اٹھتے ہیں تڑپ جاتے منتیں سماجتیں کرتے ہیں معافیاں مانگتے ہیں توبہ تائب ہوتے ہیں کہتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ نَتُوبُ اِلَی اللہ عَزَّوَجَلَّ جیسے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث شریف میں گزر چکا ہے۔اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کی بدخواہ خلاف رسول صلی اللہ وعلیہ وسلم سے زبان درازی کرتا ہے تو

حضرت عمر غضب ناک ہو جاتے ہیں اور بار بار غرض کرتے ہیں یا رسول اللہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں مین اس زبان دراز منافق کی گردن اڑادوں حضور پاک ﷺ کو فرمانا پڑتا دَعۂ یا عُمر اے عمر اس چھوڑو۔

نکتہ: یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ناراض تو رسول اللہ ﷺ ہیں مگر حضرت عمرؓ معافیاں اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں غرض کرتے ہیں نَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ عزوجل ہم اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرتے ہیں چونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے۔رسول اللہ کی خوشنودی اللہ کی خوشنودی ہے شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ یارسول اللہ اِنَا نَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ عزوجل اے اللہ کے رسول ہم آپ سے اور اللہ سے معافی چاہتے ہیں اس کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اے اللہ کے رسول ہم آپکو اللہ کا واسطہ دیکر معافی چاہتے ہیں قریہ ہے کہ نَداوء صدا رسول اللہ کو ہے یا رسول اللہ اِنَّانَتُوبُ اِلَی اللہ عَزَوَجلّ اس آخری مفہوم کے تحت پھر اِلی بامعنے بِا ہوگا فَافھم وَالنُصف

حدیث نمبر۸: عَن مُحمَّدِ بن سَیُدَینِ عَن اَبی ھُرَیرَۃَ قَالَ وَکّلنِی رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَالِہ وَسَلَّم بِحفظِ زَکٰوۃِ رَمضَانَ فَاَتَانِی اتٍ فَجعَلَ یَحثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخذتُہُ وَ قُلتُ وَاللّٰہُ لا رَفِعَنَّکَ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وَالہِ وَسَلَّم قَالَ اِنی مُحتَاج" وَ عَلیَّ عَیَّالَ وَلِی حَاجَت" شَدِیدَۃ" قَالَ فَخَیتُ عَنہُ فَاَصبحتُ فَقَالَ النَّبِیُ صلی اللّٰہ علیہِ وَالِہِ وَسَلّم یَا اَبَا ھُرَیرَۃَ مَافَعَلَ اَسیرُکَ اَلبَارِحقَلُتَ شکا حاجۃ شَدِیُدۃ وعیالا مرحمتبہ قَالَ فَخَلِیتُ سَبِیلَہٗ قَالَ اَما اِنَّہٗ قد کَذَبَکَ وَسَیَعُوْ

فَعَرَفتُ اَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَولِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّم اَنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدتُهُ فَجَاء يَحثُوا مِنَ الطَّامِ فَاَخَذتُهُ فَقُلتُ لَا رَفَعَنَّکَ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعنِی فَاِنِّی مُحتَّاجٌ وَعَلَی عَيَالٌ'' لَاَ اَعُودُ خَيرٌ حَمَةٌ فَخَلَّيتُ سَبِيلَهُ فَاَصبَحتُ فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وَآلِهِ وَسَلَّم يا ابا هريرة ما فعل اسيرک قلت يا رسول الله ﷺ شَکَاحَاجَةً شَدِيدَةً وَعَيَالاً فَرِحمَةُ فَخَلَّيتُ سَبِيلُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَد کَذَبکَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاء يَحثُوا مِنالطَّامِ فَاَخَذتُهُ فَقُلتُ لَا رَفَعَنَّکَ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزعَمُ لا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعنِی اُعلِمُکَ کَلِمَاتٍ يَنفَعُکَاللّٰهُ بِهَا قُلتُ مَا هُوَ قَالَ اَوَيتَ اِلیٰ فِرَاشِکَ فَاقرَاء اٰيَةَالکُرسِیِّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الحَیُّ القَيُّومِ حتیٰ تَختِمَ الاٰيَةَ فَاِنَّکَ لَن يَزَالَ عَلَيکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ'' وَلَا يَقرَبَنَّکَ شَيطَانٌ'' حَتّٰی تُصبِحَ فَخَلَّيتُ سَبِيلَهُ فَاَصبَحتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وَآلِهِ وَسَلَّم مَا فَعَلَ اَسِيرُکَ البَارِحَةَ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِی کَلِمَاتٍ يَنفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِیَ قُلتُ قَالَ لِي اِذَا اَوَيتَ اِلیٰ فِرَاشِکَ فَاقرَا اٰيَتَهُ الکُرسِیِّ مِن اَوَّلِهَا حَتّٰی تَختِمَ اللّٰهُ ا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الحَیُّ القَيُّوم وَقَالَ لِي لَن يَّزَالَ عَلَيکَ مِنَ اللّٰه حَافِظٌ'' وَيَقرَبَکَ شَيطَانٌ'' حَتّٰی تُصبِحَ وَکَانُو اَحرَسَ شَئی'' عَلَی الخَيرِ فَقَالَ النبي صلّی اللّٰه علیه وَآلِهِ وَسَلَّم اَمَا اِنَّهُ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوبٌ تعلم مَن تُخَاطِبُ مُنذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاکَ

شیطان" (بخاری شریف پارہ نمبر ۹ کتاب الوکالۃ باب اذاوَکَّلَ رَجُلاً)

ترجمہ: محمد بن سیرین سے انھوں نے ابوھریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ علیہ السلام نے زمضان کے فطرانے کی حفاظت کے لیئے مقرر فرمایا پس ایک آنے والا آیا اس نے لپ بھر بھر کر اٹھانا شروع کر دیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لے جاؤں گا۔اس نے کہا محتاج ہوں اور عیالدار سخت ضرورت مند ہوں (ابوھریرہ) فرماتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح میں بارگاہ نبوی حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تیرے گذشتہ رات والے قیدی کا کیا بنا اے ابوھریرہ میں نے عرض کیا کہ اس نے اپنی سخت مجبوری اور عیالداری کی شکایت کی تو مجھے رحم آ گیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔آپ نے فرمایا اس نے یقیناً تجھے جھوٹ کہا اور وہ پھر بھی آئے گا تو مجھے یقین ہو گیا کہ بے شک وہ آئے گا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ وہ آئیگا میں اسکی تاک میں بیٹھ گیا اتنے میں پھر وہ آ گیا لپ بھر بھر کر پھر اٹھانے لگا تو میں نے اسے جا کر پکڑ لیا اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں لے جاؤنگا اس نے کہا میں محتاج ہوں۔عیالدار ہوں تو مجھے چھوڑ دے لا اَعُوۡدُ میں پھر نہیں آؤنگا مجھے اس پر رحم آ گیا میں نے اسے چھوڑ دیا صبح کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوھریرہ تیرے قیدی (چور) کا کیا بنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے محتاجی عیالداری اور بہت حاجت مند ہونے کا ذکر کیا اس پر رحم کرتے ہوئے میں نے اسے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا دیکھا وہ تجھے جھوٹ بول گیا اچھا پھر آئیگا تیسری بار پھر میں اسکے انتظار و تاڑ و تاک میں بیٹھ گیا پھر وہ

آیا اور لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا اب تو ضرور رسول اللہ ﷺ کے حضور لے جاؤں یہ تیری آخری باری تھی تو نے کہا تھا کہ اب نہیں آؤنگا اور پھر آ گیا اس نے کہا تو مجھے چھوڑ دے میں تجھے کچھ کلمات بتا دیتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان سے فائدہ بخشے گا میں نے کہا وہ کیا تو اس نے کہا جب تو اپنے بستر پر جائے تو آیت الکرسی اللہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم کا آخر تک ختم کر لیا کر ایک تو ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے محافظ بنا دے گا دوسرا یہ کہ صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئیگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح فرشتہ رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری دی تو آپ نے فرمایا شب گذشتہ کے تیرے قیدی کا کیا بنا اے ابو ہریرہ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے اس شرط پر چھوڑ دیا کہ بے شک وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے گا آپ نے فرمایا وہ کونسے ہیں میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھے کہا کہ جب تو بچھونے پر جائے تو اول سے لیکر آخر تک اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ تعالیٰ تیرے لئے ایک محافظ مقررہ فرمائے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں آئے گا نیک کلمات کے بہت اصحاب رسول طالب تھے بس نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہاں یہ اس نے تجھے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ تو جانتا ہے تین راتوں سے تیرے ساتھ ہمکلام ہے وہ کون ہے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا ذاک شیطان وہ شطان تھا۔

بخاری شریف کی یہ حدیث بھی محتاج تشریح نہیں اس حدیث پاک کو پڑھتے ہی پتہ چل جاتا ہے مگر صاحب ضمیر اور صاحب دل اور صاحب نظر کو چونکہ دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے: صاحب ضمیر جانتا ہے کہ صدقہ فطر کے محافظ نے بارگاہ رسالت

میں حاضری ہی دی تھی ابھی تک کوئی بات نہیں کھولی تھی آپ نے زیرلب مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا اے ابوھریرہ تیرے قیدی کا کیا بنا صاحب دل جانتا ہے کہ حضرت ابوھریرہ نے تو اسے مفلس عیالدار بہت مجبور سمجھ کر چھوڑ ہی دیا مگر آقا فرماتے ہیں اما انہ کذبک دیکھا تجھے کیسا جھوٹ بول گیا صاحب نظر پر یہ بات بھی مخفی نہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے اس لئے چھوڑ دیا کہ یہ دوبارہ وسہ بارہ نہیں آیگا ورنہ وہ ایسے مجرم کو نہ چھوڑتے جو بار بار جرم کا ارتکاب کرتا ہے مگر سردار دو جہاں فرماتے ہیں وسیعود وہ پھر بھی آیگا۔

نکتہ: حضرت ابوھریرہ کا اعتقاد علم رسول ﷺ کے ساتھ دیکھیں کہ کیسا پختہ یقین ہے فرماتے ہیں فعرفت ان سیعود لقول رسول اللہ ﷺ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی آیگا چونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ صاحب انصاف پر عیاں ہے کہ حضرت ابوھریرہ سے تین راتوں سے مخاطب ہے مگر خبر نہیں کہ کون ہے فرمان حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر کہ آپ فرماتے ہیں ذاک شیطان وہ شیطان تھا۔ نکتہ: حضرت ابوھریرہ فرماتے ہیں فرحمتہ میں نے اس چور پر رحمت کی رحم کیا رحمت کرنے والا رحیم ہوتا ہے اس سے پتہ چلا کہ مجازی طور پر یہ لفظ اللہ کے سوا اللہ کے محبوب بھی بول سکتے محبوں کے لیئے استعمال بھی ہو سکتے ہیں جس طرح حضرت ابوھریرہؓ نے اپنے لیئے استعمال کیا ہے۔

نکتہ: آیت الکرسی پاک کے فیوض و برکات اور اس کا حفظ وامان کا باعث ہونا فرشتے کا مقرر ہونا شیطان کا قریب نہ آنا یہ سب آیت الکرسی کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ اس آیت الکرسی میں ہے ولا یحیطون بشی من علمہ الا بماشا جو رسالت مآب

صلی اللہ علیہ والہ وسلم علم مقدس کی کھلی دلیل ہے فافھم

حدیث نمبر ۹ : یہ حدیث پاک طویل ہے ہم اس کا وہ حصہ ذکر کرتے ہیں جس میں ہمارا مقصد موجود ہے۔

فَقَالَ الحَسَنُ وَلَقَد سَمِعتُ اَبَا بَکرَۃَ یقُولُ رَایتُ رَسُولَ صَلَّی اللّٰہ علیہ وَالِہِ وَسَلَّم عَلَی المِنبَرِ وَالحسن بنُ عَلِیٍ اِلیٰ جَنبِہٖ وَھُوَ یقبل علی الناس مَرَّۃً وَعَلَیہِ اُخریٰ رَیقُولُ اِنَّ ابنِیِ ھٰذَا سَیِد" وَلَعَلَّ اللّٰہَ یُصلِحُ بَینَ فِئتَینِ عَظِیمَتَینِ مَنَ المُسلِمِینَ قَالَ لِی عَلِیُ بنُ عَبدِاللّٰہِ اِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سِمَاعُ الحَسَنِ مِن اَبِی بَکرَۃَ بِھٰذَالحَدِیثِ

بخاری شریف پارہ نمبر ۱۰ کتابُ الصلح باب قول النبی صلّی اللّٰہ علیہ وَالِہِ وَسَلَّم لِلحسن بن علی ابنی ھذا سَید"

ترجمہ: پس حسن بصریؒ نے کہا اور بے شک میں نے ابو بکرہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول ﷺ کو سبز منبر پر تشریف فرمایا دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور کبھی حسن بن علی کو دیکھتے یہ میرا سردار بیٹا ہے اور یقیناً اس کی بدولت اللہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا مجھ (امام بخاری) علی بن عبداللہ نے کہا ہمیں اس حدیث کو حسن بصری کا سننا ابو بکرہ سے ملا ہے۔ اس حدیث پاک میں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آئندہ واقعہ کی خبر دی وہ یہ کہ آقائے دو عالم نے حضرت امام حسن کو اپنی گود مقدس میں لیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ سردار دبیٹا ہے جو مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا یہ خبر حضرت امام حسن علیہ السلام کے دور میں ہو یہ ہو صادق

ثابت ہوئی جب حضرت امیر معاویہ اور امیر المومنین حضرت امام حسین کے درمیان نزاع پیدا ہوئی دونوں طرف اصحاب کرام کے عظیم دھڑے تھے قریب تھا کا زبردست خونریزی ہوئی مگر حضرت امام حسن نے صلح کر لی چونکہ پیشین گوئی تھی رسول اللہ کی اور علم مقدس ہے رسول اللہ ﷺ کا۔

نکتہ: اس حدیث پاک سے حضور پاک ﷺ کی حضرت امام حسن سے کمال محبت بھی واضح ہوتی ہے آپ اپنی آواز دلنواز سے لوگوں کو بہرہ ور فرماتے اور نگاہ ناز سے حضرت امام حسن کو نوازتے اور پیار آمیز الفاظ سے سرفراز فرماتے ان بنی ھذا سید الیقینا و یہ میرا سردار بیٹا ہے جس طرح محبت کے وقت ماں اپنے بیٹے سے کہتی ہے یہ میرا دلہا بیٹا ہے یہ الفاظ فرط محبت سے نکلتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثنی قَالَ حَدَّثَنَا حُسَينُ بنُ الحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا بنُ عَونٍ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَر قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِک لَنَا فِی شَامِنَا وَفِی یَمنِنَا قَالَ قَالُوا وَفِی نَجدِنَا قَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِک لَنَا فِی شَامِنَا وَفِی یَمنِنَا قَالُوا وَفِی نَجدِنَا قَالَ هُنَ لِکَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ وَبِهَا یَطلَعُ قَرنُ الشَّیطَانِ بخاری شریف پاری نمبر ۴ کتاب الاستقا باب ما قیل فی الزلازل والایات

ترجمہ: ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا فرمایا ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عون نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں اور یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں پھر آپ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام و یمن برکت پیدا کر پھر لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد میں آپ نے فرمایا وہاں زلزلے آئیں گے فتنے

پیدا ہونگے شیطان کا سینگ (شیطانوں کے گزو) پیدا ہونگے۔ اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے غیبی خبر دی جس کا تعلق آنے والے وقت سے ہے نجد والے اگر علم غیب رسول اللہ ﷺ تسلم نہ کریں تو اس میں عجب نہیں چونکہ رسول اکرم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے پشین گوئی فرمائی ھن لک الزلازل والفتن کہ وہاں زلزلے اور فتنے پیدا ہونگے دین وایمان کی پستی سے پردہ بڑھ کر اور کیا زلزلہ ہوسکتا ہے مسلمانم کو عبادتوں اور نیک کاموں (مجالس میلاد و معراج محافل دعا و درود دیگر کارہائے خیر) سے روک کر اور مسلمانوں پر کفر و شرک بدعت و ضلالت کے فتوے لگانے سے بڑھ کر اور فتنہ و فساد کیا ہوسکتا ہے اور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان وبِھَا قَرنُ الشَّیطَانِ: میں بڑی وسعت ہے جو صاحب علم لوگوں پر پوشیدہ نہیں (فَانظُرُوْ وَ اَنصِفُوْا)

حدیث نمبر ۱۱: حَدَّثنا عَبدُاللّٰہِ بن یُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِک عَن اِسحَاقَ بنِ عَبدِاللّٰہِ اَنَّہُ سَمِعَ اَنَساً وَجدتُ النَّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وَالِہٖ وَسلَّم فِي المَسجِدِ وَمَعَہُ نَاس " فَقُمتُ فَقَالَ لِي اَرسَلَکَ اَبُو طَلحَۃَ فَقُلتُ نَعَم قَالَ لِطعَامٍ قُلتُ نَعَم فَقَالَ لِمَن حولَہُ قُومُوا فَانطَلَقَ وَانطَلَقتُ بَینَ اَیدِیھِم

بخاری شریف پارہ نمبر ۲ کتاب الصلوۃ باب من دُعِیَ لِطَعَمٍ فی المسجد

ترجمہ: ہمیں عبداللہ ابن یوسف نے بیان کیا فرمایا ہمیں امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے انہوں نے انس سے سنا انہوں نے (انس) نے کہا کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد میں پایا آپ کے پاس کئی لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو

میں کھڑا ہو گیا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھے طلحہ نے بھیجا ہے عرض کی جی ہاں پھر آپ نے فرمایا کھانے کے لئے میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے سارے لوگوں سے فرمایا چلو سب کھڑے ہو جاؤ آپ چلے اور میں سب سے آگے آگے چلا۔ اس حدیث پاک میں اہل ذوق کے لئے علم غیب پر ایک بین اور واضح ثبوت موجود ہے۔ وہ یہ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ طعام وکھانے کا انتظام فرمایا اور حضرت انس کو کہا جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست دعوت کرو حضرت انس رضی اللہ عنہ محفل رسول میں حاضر ہوئے فرماتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ رسول پاک ﷺ بہت سے لوگوں میں تشریف فرما ہیں میں کھڑا ہو گیا کیونکہ کھانا صرف آپ کے لئے تھا مجھے خوف تھا کہ اگر اس دعوت کے لئے عرض کرتا ہوں تو آپ ﷺ سارے لوگوں کو شریک فرمائیں گے جبکہ کھانا اتنا نہیں ہے جب میں کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تجھے طلحہ نے بھیجا ہے نا میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ پھر آپ نے فرمایا کھانے کے لئے بھیجا ہے نا میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے سبھی سے فرمایا قُوْمُوْا چلو حضرت انس فرماتے ہیں آپ چلے اور میں سب سے آگے آگے تھا۔ فَافْهَمْ وَانْصِفْ وَاعْدِلْ۔

یا آپ نے فرمایا کہ مجھے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور یقیناً مجھے اللہ کی قسم میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے اور یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تم دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے۔ بخاری شریف کی اس حدیث پاک نے ہمیں کئی باتوں کی خبر دی ایک علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فَرَطُ لَكُمْ میں تمہارا پیش رفت و پیش خیمہ ہوں۔ اور میں تمہارا نگہبان ومحافظ اور تمہارے عملوں پر شاہد ہوں۔ دوسرا مشاہدہ رسول

ﷺ کہ مجھے اللہ کی قسم میں یہاں سے اپنا حوضِ کوثر دیکھ رہا ہوں۔

تیسرا ملک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ کی قسم مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں ملی ہیں راوی کہتا ہے یا آپ نے یوں فرمایا کہ مجھے زمین کی چابیاں ملی ہیں دونوں باتوں میں وسعت ہے مگر آخری بات میں بانسبت پہلی بات کے زیادہ وسعت ووقعت ہے جو اہل علم پر مخفی نہیں۔

چوتھا پھر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضوفشانیاں کہ یہ بات میں جانتا ہوں اس بات کا مجھے علم ہے کہ تم میں سے کوئی مشرک نہیں ہوگا اس بات کو بھی میں جانتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔

حدیث نمبر۱۲: حَدَّثنا عَبدُاللّٰہِ بن یُوسُفَ قَالَ حَدَّثنا اللَّیثُ قَالَ حُدَّثِنِي یَذِید بنُ اَبِی حَبِیبٍ عَن اَبِي الخَیرِ عَن عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِی صلّی اللّٰه علیه وَاٰلهِ وَسَلَّم خَرَجَ یوماً فَصَلّٰی عَلیٰ اَهلِ اُحدِ صَلوٰتَهُ عَلَی المَیّتِ ثُمَّ انصَرَفَ اِلَی المِنبَرِ فَقَالَ اِنّی فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَهِید" عَلَیکُم وَاِنّی وَاللّٰهِ لَاَنظُرُ اِلیٰ حَوضِی الاٰنَ وَانی اُعطِیتُ مَفَتِیحَ خَزَائِنِ الاَرضِ اَو مَفَا تِیحَ الاَرضِ وَاِنّی وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیکُم اَن تُشرِکُوا بَعدِی وَلٰکِن اَخَافُ عَلَیکُم اَن تَنَافَسُوفِیهَا بخاری شریف پارہ نمبر ۵ کتاب الخبائر باب الصَّلوٰة عَلَی الشَّهِید :

ترجمہ: ہمیں عبداللہ ابن یوسف نے بیان کیا فرمایا ہمیں لیث نے بتایا فرمایا مجھے یزید بن ابی خبیب نے بیان کیا ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ بے شک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن تشریف لائے اور شہیدان احد پر صلوٰۃ پڑھی جیسے نماز جنازہ

پھر آپ منبر پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور یقیناً اللہ کی قسم میں یہاں سے اپنا حوض کوثر دیکھ رہا ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی نکتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی صحابی گم کردہ رہ نہیں بلکہ سب اصحاب راہ راست پر تھے اور راہ راست پر رہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے مبرا ہونے کی شہادت دی ہے۔ نکتہ شہیدان احد پر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ان باتوں کا اظہار شاید اس وہم وگمان کو دور کرنا ہو کہ شہیدانِ احد کے وجود سامنے نہیں پھر ان پر نماز کیسی چونکہ نماز جنازہ کے لئے جنازہ سامنے ہونا چاہیے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرما کر کہ میں یہاں سے اپنا حوض کوثر دیکھ رہا ہوں تو لوگوں کا شہیدان احد کے غیب و پوشیدہ ہونے کا وہم وگمان ختم ہو گیا کہ جب آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حوضِ کوثر پوشیدہ نہیں تو یہ زیر زمیں شہیدان کیسے پوشیدہ ہو سکتے ہیں پھر حضور پاک ﷺ نے یہ بات بھی شاید بطور تائید فرمائی ہو کہ زمین کے اوپر کا نظام تو میرے ہاتھ میں ہے ہی مگر زیر زمین کے خزائن بھی میرے زیر دست ہیں۔

حدیث نمبر ۱۳: حَدَّثَنَا قُتَیبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیر" عَنِ الاَعمش عَن مُجَاهِدٍ عَن طَائوسٍ عَن بنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صلّی اللّٰه علیه وَآلِهٖ وَسَلَّم علی قبرین فَقَالَ اِنَّهُم یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانَ مَن کَبِیرٍ ثم قال لی اما احد هما فکان یسقی بالنمیة احدهما فکان لا یستر من بوله قال ثم اَخَذَ عوداً رَطبًا فَکَسَّه بِاثنَینِ ثُمَّ غَرَذَ کُلَّ وَاحِدٍ مِنهُمَا عَلیٰ قَبرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ یُخَفَّفُ عَنهُمَا مَالَم یَیبِسَا بخاری شریف پارہ نمبر ۵ باب عذاب القبر ص النمیه

والبول

ترجمہ: ہمیں قتیبہ نے بیان کیا فرمایا ہمیں جریر نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے اوپر سے ہوا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات کی وجہ سے نہیں ہو رہا پھر آپ نے فرمایا البتہ ان میں سے ایک چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ فرمایا پھر آپ نے تر ٹہنی لی پس اس کے دو حصے کیے پھر ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر نصب کر دیا پھر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی یقیناً ان سے تخفیف کی جائے گی۔

بخاری شریف کی اس حدیث پاک میں بھی رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب بطریق اتم ثابت ہوتا ہے چونکہ زیر زمیں مدفون غیب ہی تو ہے پھر ان عذاب کی کیفیت بھی لوگوں سے پوشیدہ آقائے نامدار ﷺ کو صرف ان پر عذاب ہونے کا علم نہیں بلکہ وجہ وسبب عذاب بھی معلوم ہے یعنی رسالت مآب ﷺ کو ان کی زندگی کے اعمال کی بھی خبر ہے اور ان کے حسن حیات کے ہر پہلو پر نگاہ ونظر ہے کہ یہ اپنی زندگی میں کیا کرتا اور یہ اپنی حسن حیات میں کن اعمال وافعال میں مشغول تھا۔

نکتہ اس حدیث پاک سے قبر کی زندگی کا بھی ثبوت ملتا ہے اور عذاب قبر و راحت قبر کا بھی وجود ملتا ہے جو لوگ عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں پہلے وہ حیات برزخی کا انکار کرتے ہیں تب ہی وہ عذاب کا انکار کرتے ہیں کہ جب زندگی نہیں تو ثواب و عذاب کیسے۔

نکتہ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ. اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ گناہ چھوٹے ہیں مطلب یہ

ہے کہ تم جن گناہوں کو چھوٹا سمجھتے ہو ان کا یہ خیال نہ کرنا اور چغل خوری کرتے رہنا کتنے بڑے عذاب کا سبب بنتے ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یَااُولِی الْاَبْصَارِ۔

حدیث نمبر ۱۴: حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عُفَیرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْنُ وَھبٍ عَنْ یُونُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ حُمَیدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ خَطِیباً یَّقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّینِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِی وَلَنْ تَزَالَ ھٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ بخاری شریف کتاب العلم پارہ نمبر ۱ باب مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ خَیرًا

ترجمہ: ہمیں حدیث بیان کی سعید بن عضیر نے کہا ہمیں بیان کیا ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے سے فرمایا کہا حمید بن عبدالرحمٰن نے میں نے خطبے میں معاویہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ اس کو دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے دین کی فقاہت تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کر رہا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں کوئی مخالف نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آ جائے گا۔ (قیامت)

بخاری شریف کی یہ حدیث بھی اجمالاً حضور پاک ﷺ کے علم پاک کو ظاہر کرتی ہے امام بخاری کا اسے کتاب العلم میں بیان کرنا بھی اس بات کی بین دلیل ہے کہ آقائے نامدار ﷺ علم کمال کے مالک ہیں اس حدیث پاک میں چند باتیں قابل غور ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے فقاہت عطا فرماتا ہے

علم عطا فرمانا ہر عام و نااہل کے لئے بلکہ نہیں خاص لوگوں کے لئے ہے رسولوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ خاص کوئی اور نہیں۔

۲- اللہ تعالیٰ عطا کر رہا ہے اور رسول ﷺ تقسیم فرمارہے ہیں وَاللهُ يُعْطِي میں يُعْطِي مضارع ہے جو استمرار و دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عنایت موقوف نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور ہمیشہ رہے گی اور اس عنایت و عطایا کے رسول اللہ ﷺ قاسم ہیں تقسیم فرمانے والے ہیں اور ہمیشہ کے لئے قاسم ہیں آمدم برسر مطلب کہ رسول اللہ ﷺ علم کمال رکھتے ہیں چونکہ قاسم کے لیے علم ضروری ہے کہ کون حاجتمند و ضرورتمند ہے کہاں ہے کتنا محتاج ہے کس چیز کے لئے محتاج ہے مستحق ہے یا نہیں غرضیکہ قسمت بانٹنے کے لیے قاسم کو ہر طرح اور ہر پہلو کا علم ہونا ضروری ہے معلوم ہوا کہ آقائے دو عالم ﷺ قاسم قسمت ہر مقسوم والے کی ہر قسمت کو جانتے ہیں اس لئے تو فرمایا کہ میں جانتا ہوں۔ یہ گروہ (اصحاب کرامؓ) ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حکم پر رہیں گے۔ یعنی حق پر رہیں گے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی مخالف قیامت تک ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ فَافْهَمْ وَانْصِفْ.

حدیث نمبر ۱۵: حَدَّثَنا عبدانُ قَالَ اَخبرَنا عَبدُ الله قَالَ اَخبرَنا يُونُس عَنِ الزُّهرِىِّ قَالَ صَلّى لَنا رَسُولَ الله صلى الله عليه وَاٰلِهٖ وَسَلَّم لَيلَةً صَلٰوةَ العِشَاءِ وَهِىَ التى دَعُوا النَّاسُ العَتمَةَ ثُمّ انصرَف فَاقبلَ عَلَينا فَقَالَ اَرَئيتكُم لَيلَتكُم هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنهَا لَا يَبقىٰ مِمَّنهُوَ اليَومَ عَلىٰ ظَهرِ الاَرضِ اَحدٌ بخاری شریف کتاب مواقیت الصلوٰۃ پارہ نمبر ۳

ترجمہ: ہمیں عبدان نے بیان کیا کہا، ہمیں عبداللہ نے خبر دی فرمایا ہمیں یونس نے خبر

دی زہری سے سالم نے کہا مجھے خبر دی عبداللہ (بن عمر) نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عشا کی نماز جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا کیا تم اپنی اس رات کو دیکھتے ہو اس رات سے سو سال گذرنے کے بعد جو شخص آج زمین کی پشت پر موجود ہے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

بخاری شریف کی یہ حدیث پاک بھی محتاج تفسیر نہیں لوگ کل کی بات کرتے ہیں مگر سردار دو جہاں ﷺ سو سال پہلے کی خبر دیتے ہیں وہ بھی لوگوں کی موت وحیات کی پھر ایک نہ بلکہ اس رات سے پہلے موجود (سارے لوگوں کی کسی کی موت وحیات کی قبل از وقت خبر دے دینا یہی غیب ہی تو ہے۔ فَانْظُرْ وَاعْدِلْ۔

حدیث نمبر ۱۶: حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مسلَمَةَ عَن مَالِكٍ عَن زَيدِ بنِ اَسلَمُ عَنِ عَطَاءِ ابنِ يَسارٍ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنخَسَفَتِ الشَّمسُ عَلىٰ عَهدِ النَّبِىِّ صلَّى اللّٰه عليه وَالِهِ وَسَلَّم فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وَالِهِ وَسَلَّم فَقَامَ قِيامًا طَوِيلًا نَحوًا مِن قِرآة سُورَةِ البَقرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رَكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيامِ الاَوَّل ثُمَّ رَكَعَ رَكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرَكُوعِ اَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيامِ الاَوَّلَ ثُمَّ رَكَعَ رَكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الركوعِ الاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انصَرَفَ وَقَد تَجَلَّتِ الشَّمسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمسَ وَالقَمَرَ اٰيَتَانِ مِن اٰيَاتِ اللّٰهِ لا يَخسِفَانِ لِمَوتِ اَحَدٍ وَلا لِحَيَاةٍ فَاِذَا رَئَيتُم ذَالِكَ فَاذكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وَالِهِ وَسَلَّم رَاَينَاكَ تَنَاوَلتَ شَيئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَينَاكَ تَكَعكَعتَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيتُ الجَنَّةَ

وَتَنَاوَلتُ عُنقُودًا وَلَو اَصَبتُهُ لَاَ كَلتُم مِنهُ فَلَم ما بقيت الدنيا وردت النار اَرَمَنظَرًا كَاليَومِ قَطُّ اَقطَعَ وَرَاَيتُ اَكثَرَ اَهلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وَآلِهِ وَسَلَّم قَالَ بِكُفرِهِنَ قِيلَ اَيَكفُرنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكفُرنَ العَشِيرَوَيَكفُرنَ الاِحسَانَ لَواَحسَنتَ اِلىٰ احدٰهُنَّ الدَّهرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَاَيتُ مِنكَ خَيرًا قَطُّ بخاری شریف کتاب الکسوف پارہ نمبر ۴ باب صلوٰۃ اللسوف جماعۃ

ترجمہ: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ نے امام مالک سے بیان کیا انہوں نے زید ابن اسلم سے انہوں نے عطا ابن یسار سے انہوں نے عبداللہ ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی بڑا لمبا قیام فرمایا جیسے کوئی سورۃ بقرہ پڑھنے کی دیر لگائے پھر بڑا لمبا رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کر کے سر اٹھایا اور بڑا لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر آپ نے بڑا لمبا رکوع کیا مگر پہلے سے کچھ کم تھا پھر سجدہ کیا اسی طرح نماز مکمل کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت وحیات کے لئے نہیں گہناتے جب تم یہ دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو لوگوں نے کہا آپ ایسے آگے ہوئے جیسے کوئی چیز لینا چاہتے ہیں آپ پھر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے بہشت کا نظارہ کیا اور انگور کا خوشہ لینا چاہتا تھا کہیں اگر میں لے لیتا تو تم دنیا کے ختم ہونے تک اس سے کھاتے رہتے پھر مجھے دوزخ دکھائی گئی اس سے نہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہ دیکھی اور میں نے اس میں زیادہ عورتوں کو دیکھا لوگوں نے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ کفر کرتی ہیں عرض کیا گیا کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں فرمایا نہیں بلکہ وہ اپنے شوہروں کی نہ

شکری کرتی ہیں اور انکا احسان نہیں مانتی اگر تو ساری زندگی اس کی خدمت کرے پھر وہ تجھ میں وہ کوئی کمی دیکھے تو کہتی ہے کہ تجھ سے تو میں نے کوئی بھلائی نہیں پائی۔

بخاری شریف کی اس حدیث نمبر ۱۶ میں جو رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے مشاہدات وملاحظات ہیں وہ اہل ایمان کے لئے زَادَتْهُمْ اِيمَانًا کا باعث ہیں اور نہ ماننے والے کے لئے يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا اور وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا کا باعث ہیں یعنی ماننے والوں کا ایمان بڑھے گا اور نہ ماننے والوں کا نقصان بڑھے گا۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ. اے آنکھیں والو عبرت حاصل کرو۔

حدیث نمبر ۱۷: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا مشکوٰۃ شریف بروایت بخاری ومسلم باب الفتن

ترجمہ: ثوبان سے روایت ہے فرماتے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا مشکوٰۃ شریف بحوالہ مسلم و بخاری شریف کی یہ حدیث پاک بھی محتاج تشریح نہیں دوسری حدیثوں کی طرح یہ حدیث پاک بھی صرف علم ثابت نہیں کر رہی بلکہ مشاہدہ وملاحظہ اور مشارق ومغارب ارض کی رُؤیَتِ رسول کو ثابت کر رہی ہے۔

نکتہ مشارق ومغارب جمع کے صیغے بیان فرما کر جہاتِ ستہ یعنی چھ جہات کی طرف اشارہ ہے کہ میں نے ارض کے صرف مشرق ومغرب کو نہیں دیکھا بلکہ مشارق و مغارب کو دیکھا یعنی مشرق ومغرب شمال وجنوب پھر شمال مشرق وشمال مغرب اسی طرح جنوب مشرق وجنوب مغرب سبھی کو دیکھا ہے چونکہ جمع کا اطلاق تین اور تین سے

زائد پر آتا ہے کم از کم ہر سمت و جہت کے ساتھ دو سمتیں دو جہتیں اور ہوں گی تب وہ جمع ثابت ہوگی لہٰذا مشارق جمع ہے اس کے تین جہاں ہوں گے اور مغارب بھی جمع ہے اس کے بھی تین جہات ہونگے تین جمع تین جہات ستہ ہوئے آقائے نامدار ﷺ نے جہات ستہ یعنی پوری ارضی دنیا کا مشاہدہ فرمایا۔ فافهم وانصف۔

حدیث نمبر ۱۸: وَعَنْ مَعَاذِ بنِ جَبَلٍ قَالَ اُحتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّم ذَاتَ غَدَاةٍ عَن صَلوٰةِ الصُّبحِ حَتّٰى كِدنَا نَتَرَاٰ اِلٰى عَينِ الشَّمسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلوٰةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّم وَتَجَوَّزَ فِي صَلوٰةٍ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوتِهِ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِكُم كَمَا اَنتُم ثُمَّ انفَتَلَ اِلَينَا ثُمَّ قَالَ اِنِّي سَاُحَدِّثُكُم مَا حَبَسَنِي عَنكُمُ الغَدَاةَ اِنِّي قُمتُ مِنَ اللَّيلِ فَتَوَضَّاتُ وَصَلَّيتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي اَحسَنِ سُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلتُ لَبَّيكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَختَصِمُ المَلَاُ الاَعلٰى قُلتُ لَا اَدرِي قَالَ هَاثَلثًا قَالَ فَرَاَيتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَينَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدتُّ بَردَ اَنَامِلِهِ بَينَ ثَديَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيءٍ وَعَرَفتُ الحديث الخ مشکوٰۃ شریف باب المساجد بحوالہ ترمذی احمد بخاری

ترجمہ:۔ حضرت معاذ ابن جبل سے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں تشریف لانے میں دیر فرمائی۔ قریب تھا کہ ہم سورج دیکھ لیں آپ تیزی سے تشریف لائے نماز کی تکبیر کہی گئی آپ۔ نے نماز پڑھائی اور نماز کو مختصر کیا جب سلام پھرا تو اونچی آواز سے فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو جہاں جہاں بیٹھ ہو پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح مجھے تم سے کس چیز نے روکا فرمایا میں رات کو اٹھا

وضو کیا جس قدر ممکن تھی نماز پڑھی نماز میں ہی میں تھا مجھے اونگھ آنے لگی حتی کہ نیند آ گئی اچنتے میں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ احسن حالت میں پہنچا تو اس نے فرمایا اے (محمد ﷺ) بار بار تعریف کئے ہوئے میں نے عرض کیا یہ میرے رب کیا حکم ہے میں حاضر ہوں تو اس نے فرمایا مقرب فرشتے کس معاملہ میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں جانتا یہ لفظ (کہ مقرب فرشتے ہی معاملہ میں جھگڑتے ہیں) تین بار اس نے فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رب کو دیکھا تو اس نے اپنا رحمت وقدرت والا ہاتھ میرے کندھوں پر رکھا حتی کہ رحمت والے نوروں کی ٹھنڈک میں اپنے سینے میں پائی پس ہر شے مجھ پر ظاہر ہو گی تو میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔

یہ حدیث پاک بھی محتاج تشریح نہیں ہر شے کی معرفت رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے۔ مگر چند اہم باتیں جو اس حدیث پاک سے ظاہر ہوتی ہیں (۱) رسول اکرم ﷺ سو بھی جاتے تو تب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہوتے جس طرح ارشاد گرامی ہے کہ اَبِیتُ عِندَ رَبِّی یُطعِمُنِی وَیَسقِینِ۔ ہر رات میں اپنے پروردگار کے پاس گزارتا ہوں۔ وہ مجھے (دیدار کرا کے) سیر و سیراب فرما دیتا ہے۔

مصنفہ کی دوسری تصانیف کے نام

۱۔ نجم الھدیٰ اول

۲۔ راہ نما

۳۔ فیوضات گیلانیہ اعجازیہ المعروف خزینہ معرفت

دعوت الی الحق

آستانہ عالیہ گیلانیہ اعجاز آباد شریف نزد ریلوے اسٹیشن شجاع آباد پر

سالانہ ۱۱۔۱۲۔ ربیع الاول شریف کو جشنِ میلاد النبی ﷺ

اور ۱۴۔۱۵ رجب کو معراج النبی ﷺ کا مرکزی پروگرام ہوتا ہے۔

اور ہر ماہ کی گیارھویں شریف بڑے عقیدت واحترام سے منائی جاتی ہے۔

احباب سلسلہ سے شرکت کی اپیل ہے۔